تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

ربوہ (پاکستان)

Digitized by khalafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا تازہ ارشاد

خدام الاحمدیہ کے ذمہ چندہ وقف جدید اطفال احمدیہ لگایا گیا ہے۔

ناصرات اور اطفال یعنی چھوٹی عمر کے بھائیوں اور بہنوں کے ذمہ مجموعی طور پر سال رواں کے لئے ایک لاکھ کا بجٹ تجویز ہؤا تھا۔ وعدے 68 ہزار کے ہوئے اور وصولی اس وقت تک صرف 28 ہزار۔

اس واسطے خدام الاحمدیہ کے عہدیداران جو ہر جگہ سے آئے ہیں یا سستی کی وجہ سے نہیں آسکے۔ ان کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے بجٹ کے مطابق وعدے پورے کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح حضور نے توجہ دلائی کہ وصولی کی رفتار بھی جو اس وقت تک تین چوتھائی سے زیادہ ہونی چاہئے تھی۔ وقت کے لحاظ سے یہ 28 ہزار کم ہے۔ اس کی طرف توجہ کر کے اس کو بڑھائیں۔

خدا تعالیٰ ہمیں حضور کے اس ارشاد کو پورا کرنے کی توفیق بخشے

مورخہ 6 نومبر 1977 کو اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقعہ پر الوداعی خطاب فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام و اطفال کو وقف جدید دفتر اطفال کے بارے میں توجہ دلائی۔ ادارہ حضور ایدہ اللہ کا متعلقہ ارشاد اپنے الفاظ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ امید ہے کہ قائدین کرام دفتر اطفال وقف جدید کے ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے فوری طور پر کام شروع کر دیں گے۔

(ایڈیٹر)
محمد شفیق قیصر

ت 1356 ہش
بر 1977ء

With

COMPLEMENTS

Digitized by khalafat Library Rabwah

NISAR

&

COMPANY

IMPORTERS ◆ EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,

CHAUBURJI, LAHORE. (Pakistan)

Cables : CENSUP

Telephones : Office : 54176
Residence : 414533

Digitized by khalafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پڑھتے ہیں
ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

نبوت ۱۳۵۶ ہش
نومبر ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر
محمد شفیق قیصر

نائبین
• نصیر احمد قمر • عبد السمیع خان

• پبلشر: محمد شفیق قیصر • پرنٹر: سید عبد الحی
• مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت - دفتر
ماہنامہ تشحیذ الاذہان دار الصدر جنوبی ربوہ

فہرست

• مجلس کے آداب — صفحہ ۲
• نیا چاند — ۳
• آنحضرت ؐ کے زمانے کا ایک طفل (اداریہ) — ۴
• اتفاق واتحاد (اسباق القرآن) — ۵
• قرارداد تعزیت — ۸
• ذہین بچوں کی ذہانت کے واقعات — ۹
• تقویٰ (نظم۔ جناب فیض چنگوی) — ۱۴
• انڈونیشیا میں اسلام کیسے پھیلا؟ — ۱۵
• "اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ" — ۱۷
• محترم مولانا نذیر احمد مبشر ناظم دار القضاء (انٹرویو) — ۲۱
• "مصطفےٰ پر ترا بےحد ہو سلام اور رحمت" (نظم) — ۲۶
• خلافت لائبریری — ۲۷
• شگفتہ شگفتہ — ۳۱
• بزم تشحیذ — ۳۳
• تحفۂ ادب — ۳۵
• خبرنامہ تشحیذ — ۴۱
• بادام کیوں؟ (ناصرات کے صفحات) — ۴۳
• اہم دینی معلومات — ۴۵
• لطیفے — ۴۶
• مجالس کی دوڑ — ۴۷

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ٭ سالانہ چندہ - دس روپے

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

مجلس کے آداب

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا۔" (المجادلہ: ۱۲)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی کرو اللہ تمہارے لئے کشادگی کرے گا اور اگر کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ۔

اس آیت میں مجلس میں بیٹھنے کا ادب بتایا گیا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ کوشش کرکے اس جگہ پر بیٹھتے ہیں جو کسی وجہ سے خاص درجہ رکھتی ہے۔ ایسی صورت میں جگہ تنگ ہو جاتی ہے اور جو لوگ پہلے سے اس جگہ بیٹھے ہوتے ہیں انہیں تکلیف ہوتی ہے اور اگر ان سے ذرا ہٹنے اور دوسروں کے لئے جگہ بنانے کے لئے کہا جائے تو وہ برا مانتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجلس میں بیٹھنے کا ادب سکھایا کہ جب تم کسی مجلس میں جاؤ تو کھل کر بیٹھا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی یہ طریق تھا کہ جہاں انہیں بے تکلف جگہ مل جاتی وہیں تشریف رکھتے۔ مجمع کو چیر کر آگے بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے۔ مجلس میں اگر کوئی شخص پہلے سے بیٹھا ہے تو اسے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص مجلس میں ایک جگہ بیٹھ کر کسی ضرورت سے اٹھ جاتا ہے تو واپس آنے کے بعد وہی اس جگہ کا مستحق بنتا ہے۔

مجلس میں جو معزز جگہ ہے وہاں خود بیٹھنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ اس سلسلہ میں منتظمین کی ہدایات کی پابندی کرنی چاہیئے۔ کسی دوسرے کے ہاں جانا ہو تو اس کی اجازت کے بغیر اس کی خاص معزز جگہ پر نہ بیٹھنا چاہیئے۔

احمدی بچوں کو آداب مجلس کا پورا خیال رکھنا چاہیئے اور سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اس بارہ میں خصوصیت سے ان ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ ؐ

نیا چاند

"عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
كَانَ اِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ
وَ السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ. رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ" (ترمذی)

ترجمہ: حضرت طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللهُ۔ اے اللہ یہ چاند ہمارے لئے امن، ایمان اور سلامتی و اسلام کا چاند ہو اے چاند تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

تشریح: ہر مہینہ ہماری زندگی کا ایک مرحلہ ہے جب ایک مہینہ ختم ہو جاتا ہے تو دوسرے مہینے کا چاند آسمان پر طلوع ہوتا ہے جو اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ ہر آدمی کی زندگی کا ایک مرحلہ پورا ہو کر آگے کا مرحلہ شروع ہو رہا ہے۔ ایسے موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ پیاری دعا سکھائی ہے کہ اے اللہ ہمارا یہ شروع ہونے والا مہینہ بھی امن و امان، ایمان اور سلامتی کے ساتھ گزرے اور ہمیشہ ہمیں تیری فرماں برداری نصیب رہے۔

چونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو چاند کو ایک رب اور دیوتا مانتے ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا میں یہ بھی اعلان فرما دیا کہ چاند صرف اللہ کی ایک مخلوق ہے اور جس طرح ہم اللہ کی مخلوق ہیں۔ اور وہ ہمارا رب ہے اسی طرح یہ بھی یعنی چاند بھی اللہ کی مخلوق ہے اور جس طرح ہمارا رب اللہ ہے اسی طرح چاند کا رب بھی اللہ ہے۔

(محمد شفیق قیصر)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اداریہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا ایک طفل

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عمروؓ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ کے راستے میں رہتے تھے۔ مدینہ سے آنے جانے والے ہمارے پاس سے گزرتے تھے۔ جو لوگ مدینہ سے واپس آتے ہم ان سے وہاں کے حالات دریافت کرتے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دعویٰ کے متعلق دریافت کرتے وہ لوگ حالات بیان کرتے اور کہتے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ مجھ پر وحی آئی ہے۔ یہ یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ حضرت عمروؓ کہتے ہیں کہ میں کم عمر بچہ تھا۔ وہ جو بیان کرتے میں اُسے یاد کر لیتا۔ اور اس طرح مسلمان ہونے سے پہلے ہی مجھے بہت سا قرآن کریم زبانی یاد ہو گیا۔ جب مکہ فتح ہوا اور تمام عرب کے لوگ مسلمان ہو گئے تو میرے والد بھی اپنی قوم کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں احکام دین سکھائے نماز سکھائی جماعت کا طریق بتایا اور فرمایا کہ تم میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کے لئے افضل ہے۔ میں چونکہ آنے والوں سے آیات سن کر ہمیشہ یاد کر لیا کرتا تھا اس لیئے سب سے زیادہ حافظ قرآن میں ہی تھا۔

چنانچہ میری قوم نے تلاش شروع کی تو مجھ سے زیادہ حافظ قرآن کوئی نہ نکلا مجھے ہی انھوں نے اپنا امام بنایا اور میں اس وقت صرف سات آٹھ سال کا تھا۔

تو بچو! آپ کو اس طفل صحابیؓ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور اسی عمر میں جو حفظ کے لیئے بہت ہی اعلیٰ عمر ہے روزانہ تھوڑا تھوڑا قرآن پاک حفظ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے علم اور حافظہ میں بہت برکت دے۔

(دعا گو مدیرہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

اسباق القرآن

اتفاق و اتحاد

آپ روزانہ کھیل کھیلتے ہیں۔ بعض بچے فٹ بال کھیلتے ہیں، بعض ہاکی اور بعض کو کرکٹ کا شوق ہوتا ہے۔ جو بچے یہ کھیل نہیں کھیلتے وہ دوسروں کو کھیلتے دیکھتے ہیں۔ ان کھیلوں میں کیا ہوتا ہے؟ دونوں طرف دو ٹیمیں ہوتی ہیں اور ایک ٹیم دوسری ٹیم کو ہرانے کی کوشش کرتی ہے۔ فٹ بال یا ہاکی کی کھیل کی صورت میں دونوں ٹیموں کی کوشش ہوتی ہے کہ ہم زیادہ گول کریں۔

اگر کرکٹ ہے تو دونوں ٹیموں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ رنز (دوڑیں) بنائیں اور دوسری ٹیم کو جس قدر جلد ہو سکے آؤٹ کر دیا جائے۔

لیکن جیت ہمیشہ اس ٹیم کی ہوتی ہے جو زیادہ چستی، زیادہ محنت، ہوشیاری سے کام لیتی ہے۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جس کا اگر ٹیم کے ممبر خیال نہ رکھیں تو ان کی کامیابی ممکن نہیں ہوتی۔ کیا آپ جانتے ہیں وہ کونسی چیز ہے؟

وہ ہے پارٹی کے تمام کھلاڑیوں کا آپس میں اتفاق!

اگر ٹیم کے کھلاڑیوں میں اتفاق نہ ہو تو صرف چستی، ہوشیاری اور محنت کچھ کام نہیں دیتی۔ اتفاق کا مطلب یہ ہے کہ ٹیم کا ہر کھلاڑی اس جذبے کے ساتھ کھیل میں حصہ لے کہ اس نے میچ جیتنا ہے۔ اور جب تک یہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا اس کے بغیر چستی اور ہوشیاری بھی پیدا نہیں ہوتی۔

جب چند لوگ مل کر کسی کام کو کرتے ہیں تو ان کے اس میل کو اتفاق کہتے ہیں جس کے بغیر دنیا کا کوئی چھوٹا بڑا کام پورا نہیں ہوتا۔

کرکٹ کی ٹیم کے کھلاڑی اگر میچ جیتنے کے لئے اتفاق سے کام نہ لیں تو کیا ہوگا؟ یہی ہوگا ناں کہ آؤٹ ہو جانے کی فکر ہوگی اور نہ زیادہ رن بنانے کی کوشش ہوگی نہ فیلڈنگ اچھی ہوگی اور سارا کھیل پھیکا ہوگا۔ اور جیت کی بجائے ہار ہوگی۔ غرض جب تک مکمل اتفاق نہ ہو اس وقت تک صحیح معنوں میں کامیابی نہیں

Digitized by khalafat Library Rabwah

ہو سکتی۔

اتفاق کا یہ مطلب نہیں کہ سب لوگ ایک ہی طرح کا کام کریں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوشش تو سب کی ایک ہی ہو لیکن ہر شخص وہی کام کرے جو اس کے سپرد کیا جائے۔

آپ نے شہد کی مکھی کا چھتہ ضرور دیکھا ہوگا اس چھتے میں بے شمار مکھیاں ہوتی ہیں۔ یہ سب مکھیاں شہد بناتی ہیں۔ لیکن ہر ایک کا الگ الگ کام بھی ہے۔ مثلاً ہر چھتے میں ایک ملکہ ہوتی ہے جو صرف انڈے دیتی ہے۔ کچھ مکھیوں کی ڈیوٹی ان انڈوں کو سنبھالنا ہے اور جب بچے نکلتے ہیں تو ان کو پالتی پوستی ہیں اور کچھ مکھیاں دور دراز کا سفر کر کے پھولوں سے رس چوس کر لاتی ہیں جن سے شہد بنتا ہے۔ اب اگر تمام مکھیاں انڈے دینے لگیں تو پھر ان انڈوں کو دیکھ بھال کون کرے گا اور ان انڈوں سے جو بچے نکلیں گے ان کو کون پالے پوسے گا۔ اسی طرح اگر چھتے کی ساری مکھیاں دور دراز کے سفر پر چلی جائیں۔ تاکہ پھولوں سے رس چوسیں تو پھر انڈے کون دے گا۔ چھتے کی حفاظت کون کرے گا۔ اسی طرح اگر ساری مکھیاں صرف انڈوں بچوں کو پالنے پوسنے لگ جائیں تو پھولوں کا رس کون جمع کرے؟

ان باتوں کے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ شہد کی مکھیوں میں بہت اتفاق ہوتا ہے اور یہ اتفاق صرف اصل بات میں ہوتا ہے ورنہ کام سب کے الگ الگ ہوتے ہیں۔ ان کے اتفاق کی بدولت شہد جیسی نعمت ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح شہد میں مٹھاس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپس کے اتفاق اور میل جول میں بھی بڑی مٹھاس رکھی ہے آپ روزانہ گھروں میں دیکھتے ہیں کہ گندگی پر بیٹھنے والی مکھیاں بھی ہر جگہ بھنکتی رہتی ہیں۔ ان سے ہر کوئی نفرت کرتا ہے اور انہیں گھروں سے بھگانے اور مارنے کی فکر کرتا ہے۔ مکھیاں یہ بھی ہیں اور جو شہد بناتی ہیں مکھیاں وہ بھی ہیں۔ ایک بیماریاں پھیلانے کا سبب بنتی ہیں اور دوسری شہد پیدا کرتی ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے:

"فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"

یعنی شہد میں لوگوں کے لئے بہت سی شفا ہے۔

کیا آپ نے کبھی سوچا۔ دونوں قسم کی مکھیوں میں فرق کیوں ہے؟ یہ فرق صرف اس لئے ہے کہ ایک میں نااتفاقی ہے اور دوسری میں اتفاق ہے۔

ایک بات اور یاد رکھو اتفاق بری بات میں بھی ہو سکتا ہے اور اچھی بات میں بھی۔ برے کام پر جو اتفاق ہوگا اس کا نتیجہ بھی برا ہوگا اور نیک کام میں جتنا زیادہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

اتفاق ہوگا اتنا ہی اچھا اس کا نتیجہ ہوگا۔

پس آپس میں میل جول اور اتفاق پیدا کرو مگر آپ کا یہ میل جول اور اتفاق صرف اچھے کاموں کے لئے ہونا چاہیے۔

آپ کا یہ اجتماع جس میں آپ سب جمع ہو رہے ہیں۔ یہ بھی اسی لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ آپ آپس میں میل جول بڑھائیں اور ہمیشہ پیار و محبت اور اتفاق سے رہیں۔ اور جو فرض آپ کے سپرد کیا جائے اسے پوری محنت، لگن اور آپس کے میل جول سے کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں بھی یہ فرمایا ہے کہ:۔

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ"

یعنی تم سب اللہ کی رسی یعنی دین اسلام کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہو۔

پس پیارے احمدی بچو! تم سب ہمیشہ آپس میں میل ملاپ اور اتفاق رکھو اور تمہارا اتفاق ہمیشہ اچھی باتوں پر ہو یعنی جو اچھے کام کرتا ہے اس کا ساتھ دو اور جو بُرے کام کرتا ہے اس سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسلام کی اس اعلیٰ تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

(لیاقت صالحہ)

○

بُرے ساتھی سے بچو

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

"اِیَّاکَ وَصَاحِبَ السُّوْءِ"

ترجمہ: بُرے ساتھی سے بچ!

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں کیسی حکمت کی تعلیم دی ہے۔ یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ صحبت کا بڑا اثر ہوتا ہے ایک اچھے انسان کی صحبت اچھا بنا دیتی ہے اور بُرے ساتھی سے میل ملاپ بُرا بنا دیتا ہے۔

پس ہمیں چاہیئے کہ بُرے ساتھیوں سے بچ کر رہیں اور نیک اور اچھے انسانوں کی صحبت اختیار کریں اور انہیں سے دوستی لگائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُرے ساتھی کو آگ جلانے والے کی مانند قرار دیا ہے یعنی اس سے تعلق رکھنے کے باعث نقصان پہنچتا ہے اور زندگی خراب ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل نیک آدمی کی صحبت اختیار کرنے سے انسان خود بھی نیک بن جاتا ہے۔

پس بُرے ساتھی کی مجلس کبھی اختیار نہیں کرنی چاہیے۔

○

تشحیذ الاذہان بچوں کا صاف ستھرا رسالہ ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

قرار دادِ تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ خصوصی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد اور ہمارے صدر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے چچا تھے۔

مرحوم گوناگوں صفات کے مالک تھے آپ ایک صوفی منش اور صاحب رویا و کشوف بزرگ تھے منفرد طبیعت پائی تھی۔

ایک دفعہ کسی غیر احمدی دوست نے آپ سے احمدی اور غیر احمدی میں فرق پوچھا اور اصولی اور عمومی فرق بیان کرنے کی بجائے یہ ذوقی اور دلچسپ جواب دیا کہ "احمدیوں کو خدا پر ناز ہے انہیں خدا پر ناز نہیں۔"

ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، مرزا صاحب مرحوم کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دیگر جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

ہم ہیں

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (ربوہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ذہین بچوں کی ذہانت کے واقعات

★

مرسلہ: جناب حبیب الرحمن محمود
گھسیٹ پورہ (فیصل آباد)

★

پیارے بچو! آج مَیں آپ کو آپ جیسے ذہین اور لائق بچوں کے واقعات سناتا ہوں۔ یہ واقعات پڑھ کر آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ پچھلے زمانہ میں آپ کی عمر کے بچے کتنے ذہین تھے اور وہ کیسے خوب صورت طریقے سے بات کرتے تھے۔ ان واقعات کو بیان کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ تا آپ بھی ایسی ہی ذہانت اور فراست اپنے اندر پیدا کریں اور جس طرح پچھلے زمانہ کے بچوں کے واقعات ہم آج دُہرا رہے ہیں اسی طرح اگلے زمانہ میں آپ کی ذہانت اور فہم کے واقعات بھی دُہرائے جائیں۔ ——— تو آیئے! سب سے پہلے ہم بچوں کی ذہانت کے متعلق اپنے بڑوں کا قائم کیا ہُوا ایک اصول دیکھتے ہیں:

عبد الملک بن مروان کے متعلق آتا ہے کہ اُس نے کسی عالم سے سوال کیا کہ ——— "بچوں کی فراست کا تم کس طرح اندازہ کر سکتے ہو؟"

عالم نے جواب دیا۔ ہمارے پاس ان کے بارے میں کوئی خاص اصول نہیں ہے کیونکہ وہ اس بچپن کے زمانہ میں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف جاتے رہتے ہیں۔ ہاں بچوں کو ایک نظر دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر ہم ان کے متعلق کچھ اندازہ کر سکتے ہیں تو اگر ہم نے ان میں سے کسی کو کھیل میں یہ کہتے ہوئے سُنا کہ کون کون میرے ساتھ ہو گا۔ تو ہم نے اس کے بارے میں یہ رائے قائم کی کہ یہ بچہ صاحب ہمت ہو گا اور اس کے بارے میں یہ امید ہوتی ہے۔ لیکن اگر ہم نے کسی کو یہ کہتے سنا کہ میں کس کے ساتھ ہوں گا تو ہمیں یہ بات مکروہ معلوم ہوتی ہے اور اس بات میں بچے کی قائدانہ صلاحیت کی کمی ہے تو سب سے پہلے جس بچے کے بارے میں اس طرح اندازہ لگایا گیا۔ وہ ابن الزبیر تھے۔ ایک دو

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنے بچپن کے زمانہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اور اس نے بچوں کو ڈانٹا۔ بچے ڈر کے مارے بھاگ کھڑے ہوتے لیکن ابن الزبیر اُلٹے پاؤں مُنہ اس شخص کی طرف کئے ہوئے پیچھے ہٹ رہے تھے اور اونچی آواز سے کہہ رہے تھے کہ اے بچو! بھاگتے کیوں ہو؟ تم مجھے اپنا امیر بنا لو اور میرے ساتھ ہو کر اس پر حملہ کر دو!"

اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن زبیرؓ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ یہ بچپن کی بات ہے کہ وہاں سے حضرت عمرؓ بن الخطاب کا گزر ہوا۔ بچوں نے جب حضرت عمرؓ کو دیکھا تو سب ہی بھاگ گئے۔ لیکن عبداللہ بن زبیرؓ کھڑے رہے۔ اتنی دیر میں حضرت عمرؓ وہاں آپہنچے۔ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مخاطب کر کے پوچھا:

"کیا بات ہے کہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ تو نہیں بھاگا؟"

تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جواب دیا

"اے امیر المومنین! میں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا کہ آپ کو دیکھ کر بھاگ جاتا اور راستہ بھی اتنا تنگ نہیں تھی کہ آپ کے لئے مجھے جگہ خالی کرنے کی ضرورت ہوتی۔"

ایک چھوٹے سے بچے کا ایک دلچسپ واقعہ ملاحظہ فرمایئے اور اس کی شرارت سے لطف اُٹھایئے!

جاحظ جو عربی زبان کے بہت بڑے ادیب اور عالم گزرے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ایک دوست ثمامہ نے بیان کیا۔ کہ میں ایک دوست کے ہاں مزاج پُرسی کے لئے گیا جب میں گھر میں داخل ہوا تو میں نے اپنے گدھے کو (جس پہ میں سوار تھا) باہر دروازے پر چھوڑ دیا۔ مزاج پُرسی کے بعد جب میں واپس باہر آیا تو دیکھا کہ ایک لڑکا گدھے کے اوپر بیٹھا ہوا ہے۔ مجھے بڑا غصہ آیا میں نے اُسے کہا کہ "تم بغیر اجازت گدھے پہ کیوں سوار ہوئے؟"

اُس بچے نے جواباً کہا:—

"مجھے خطرہ تھا کہ یہ کہیں بھاگ نہ جائے میں نے آپ کی خاطر اس کی حفاظت کی اور اس پر سوار رہا۔"

ثمامہ کہتے ہیں کہ چونکہ میں غصہ میں تھا۔ میں نے کہا۔ "تمہارے سوار ہونے سے تو بہتر تھا کہ یہ گدھا بھاگ جاتا اور نہ ٹھہرتا۔"

تو وہ بچہ فوراً بولا "اگر آپ کی اپنے گدھے کے متعلق یہ رائے ہے تو اس پہ عمل کیجئے اور سمجھ لیجئے کہ گدھا بھاگ گیا ہے اور اپنا گدھا مجھے دے دیجئے اور اس پہ میری طرف سے شکریہ قبول فرمایئے!"

ثمامہ کہتے ہیں کہ اتنے چھوٹے سے لڑکے کی یہ باتیں سُن کر میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں اسے

Digitized by khalafat Library Rabwah

کیا جواب دُوں؟

ایک چھوٹی سی بچی کی عقل کا اندازہ کریں

بشیر بن الحارث ایک مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔ عام طور پر انہیں بشیر حافی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ ننگے پاؤں رہا کرتے تھے۔ اسی مناسبت سے ان کے نام کے ساتھ "حافی" کا اضافہ ہوگیا (حافی کا مطلب ہے ننگے پاؤں والا) وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ معافی بن عمران کے گھر گیا دروازے پر جاکر میں نے دستک دی۔ گھر سے آواز آئی کہ "تو کون ہے؟" میں نے جواب دیا۔ کہ میں بشیر حافی ہوں۔ یہ سن کر ایک چھوٹی سی بچی نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چند دام کے جوتے خرید کر اپنے پاؤں میں پہن لیتے تو آپ کے نام کے ساتھ "حافی" نہ رہتا۔ یعنی لوگ آپ کو "حافی" نہ کہتے ——،

ایسا ہی ایک اور واقعہ سنیئے!

ایک مرتبہ خلیفہ معتصم باللہ خاقان کی بیمارپرسی کے لئے اس کے ہاں گئے۔ خاقان کا بچہ فتح بن خاقان بھی وہیں تھا۔ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا خلیفہ معتصم باللہ نے فتح کو بلایا اور اس سے پوچھا۔ "بیٹے بتاؤ تمہارے ابا جان کا مکان اچھا ہے یا امیر المومنین کا؟"

تو فتح نے جواب دیا۔ کہ جب امیر المومنین میرے والد کے مکان میں ہوں گے تو میرے والد کا مکان ہی اچھا ہوگا"۔ اس کے بعد خلیفہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑ کر ایک نگینہ فتح کو دکھایا اور پوچھا "اچھا بھئی اب بتاؤ۔ کیا تم نے اس نگینہ سے اچھا دیکھا ہے؟"

فتح نے جواب دیا۔ "ہاں دیکھا ہے اور وہ ہے آپ کا ہاتھ جس میں یہ نگینہ ہے"۔

معصوم بچے کی اس ذہانت سے وہ بہت خوش ہوئے اور اسے بہت پیار کیا۔

اب ایک چھوٹے بچے اور قاضی کی دلچسپ بحث سنیئے!

ایاس بن معاویہ جب ابھی بچے تھے تو ایک دفعہ ایک بوڑھے شخص کے ساتھ دمشق کے قاضی کے سامنے گئے اور قاضی سے یوں مخاطب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ نیکی کرے۔ اس بوڑھے نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ سے زیادتی کی ہے اور میرا مال غصب کر لیا ہے۔ اس سے میرا حق مجھے دلایا جائے تو قاضی نے ایاس [illegible] سے کہا کہ اس بوڑھے کے ساتھ نرمی سے بات کرو اور اس قسم کی گفتگو [illegible] بوڑھے کے سامنے نہ کرو۔ تو ایاس نے کہا [illegible] اللہ سلامت رکھے حق میرے ساتھ ہے [illegible] اس بوڑھے سے اور آپ سے بھی بڑا ہے"

Digitized by khalafat Library Rabwah

یہ بات سن کر قاضی طیش میں آ گیا اور اُس نے کہا۔ "چپ ہو جا!"

اس پر ایاس نے کہا کہ "اگر میں چپ ہو گیا تو میری طرف سے دلیل کون پیش کرے گا؟"

قاضی مجبور ہو گیا اور اُسے ایاس کو بولنے کی اجازت دینا پڑی۔ قاضی نے کہا۔

"او لڑکے! بول تو کیا کہنا چاہتا ہے؟ اور خدا کی قسم! تیرے کلام میں خیر نہیں ہو گی۔"

اس پر ایاس نے اپنا اصل معاملہ پیش کرنے کی بجائے باآواز بلند کہا:۔

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ" یعنی اللہ کے
سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک
(واحد) ہے اس کا کوئی شریک نہیں

ایاس نے کہا۔ "قاضی صاحب! فرمایئے اس کلام میں کیا برائی ہے اور یہ خیر کیوں نہیں؟"

قاضی بے چارہ کیا جواب دیتا۔ وہ چپ رہا اس کی قسم ٹوٹ گئی تھی

عدالت میں بیٹھے ہوئے شاہی واقعہ نگار نے یہ واقعہ لکھ کر خلیفہ کو بھیج دیا۔ خلیفہ نے قاضی کو معزول کر دیا اور اس کی جگہ ایاس بن معاویہ کو قاضی مقرر کر دیا۔

مامون الرشید کے ذہین چھوٹے بیٹے کا واقعہ ہے کہ اس نے بچے کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں حساب کا رجسٹر تھا۔ تو پوچھا۔ "بیٹے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟"

بچے نے جواب دیا۔ "یہ ایک ایسی چیز ہے جس سے ذہانت قوی ہوتی ہے اور غفلت سے بیداری حاصل ہوتی ہے۔"

یہ جواب سُن کر مامون الرشید بڑا خوش ہوا اور اس نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے ایسے بچے عطا فرمائے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اپنے جسم کی آنکھ سے زیادہ اپنی عقل کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

ایک واقعہ ہارون رشید کا ہے۔ کہ اُس کے پاس اُس کا ایک بچہ جس کی عمر چار سال تھی لایا گیا تو اُس نے پوچھا "بیٹے بتاؤ تمہیں کیا چیز پسند ہے جو تم کو دی جائے۔"

بچے نے جواب دیا۔ "آپ کی حسن تدبیر مجھے بہت پسند ہے۔"

ہارون اس جواب سے بہت خوش ہوا۔

فرزدق عربی زبان کا ایک بہت بڑا شاعر ہوا ہے۔ ایک دفعہ اُس نے ایک نوعمر لڑکے سے کہا۔ "کیا تو پسند کرتا ہے کہ میں تیرا باپ بن جاؤں؟"

بچے نے جواب دیا "نہیں۔ مگر ماں بن جائیے تو مجھے بہت خوشی ہوگی تاکہ تم ماں بن کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

میرے والد کو مزیدار باتوں سے خوش کر سکو۔"

فرزدق یہ جواب سن کر لاجواب ہو گیا۔

ایک لڑکے کا واقعہ یوں ہے کہ وہ چند آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔ لیکن کھانے کی بجائے رونا شروع کر دیا۔ کسی نے پوچھا:

" یہ رونے کا کون سا وقت ہے؟"

بچے نے جواب دیا۔" روتا اس لئے ہوں کہ کھانا ابھی گرم ہے۔"

ایک آدمی نے اس پر کہا۔" تو ذرا دیر انتظار کر لو۔ ٹھنڈا ہو جائے گا"

لڑکے نے جواب دیا۔" یہی تو مصیبت ہے اگر ٹھنڈا ہونے کا انتظار کروں گا تو بھوکا رہ جاؤں گا۔ کیونکہ تم لوگ سب کچھ ہڑپ کر جاؤ گے۔"

اب ایک ایسا واقعہ سنیئے جو مزیدار بھی ہے اور انتہائی کار آمد بھی۔ امید ہے کہ آپ اسے صرف پڑھیں گے ہی نہیں بلکہ اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں گے۔

اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے ایک نوعمر لڑکے سے پوچھا۔ کہ بتاؤ تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہیں ایک لاکھ درہم دے دیئے جائیں اور ان کے ساتھ ساتھ تمہارے پاس حماقت بھی ہو؟"

وہ بچہ بولا۔" نہیں ہرگز نہیں۔ میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔"

میں نے پوچھا۔" آخر کیوں؟"

تو بچے نے جواب دیا۔" مجھے ڈر ہے کہ میری حماقت مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہ کروا دے کہ میں اپنے مال سے تو محروم ہو جاؤں۔ اور میرے پاس صرف حماقت ہی حماقت رہ جائے۔"

اصمعی کہتے ہیں کہ میں اس جواب سے بہت لطف اندوز ہوا اور اس بچے کی ذہانت نے مجھے بہت متاثر کیا۔

پیارے بچو! یہ تھے آپ ہی جیسے چند ننھے منے بچوں کے واقعات، جن میں ان کی ذہانت، عقل اور فراست کوٹ کوٹ کر بھری نظر آتی ہے۔ ان واقعات میں اکثر ایسے ہیں جن میں آپ کے لئے نمونہ اور سبق ہے۔ ہم آپ سے امید رکھتے ہیں کہ آپ ان واقعات کی روشنی میں ان باتوں کو جو آپ کے لئے فائدہ مند ہیں ضرور اپنانے کی کوشش کریں گے۔ اور جس طرح ان بچوں نے اپنی عقل اور ذہانت سے اپنا اور اپنے والدین کا نام روشن کیا اسی طرح آپ بھی اپنا اور اپنے والدین کا نام روشن کریں گے۔ اور بڑے آدمی بن کر ملک و ملت اور دین اسلام کی سربلندی کی خاطر کام کریں گے۔ ••

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

تقویٰ

جناب فیض چنگوی - کراچی

یہ مجھ سے نوجواں خادم نے پوچھا
بتائیں مجھ کو تقویٰ چیز کیا ہے

"ریاکاری سے بالا یہ عمل ہے
کہا مَیں نے یہ جذبہ بے ریا ہے"

اثر پڑتا تو ہے اِس کا عمل پر
مگر روحِ رواں سے واسطا ہے

تعلق اس کا ہے قلبِ بشر سے
یہ جذبہ راستی کا رہنما ہے

یہ جذبہ ایک رحمت ہے خدا کی
کرم ہے، مہربانی ہے، عطا ہے

خدا کے خوف کا ہے نام تقویٰ
خدا کی اس میں پوشیدہ رضا ہے

صلوٰۃ و صوم و حج حسنِ عبادت
انہیں اعمال میں ترکِ ریا ہے

نہیں چوری کا ڈر نہ راہ زن کا
یہ ایسا ایک لعلِ بے بہا ہے

سنو آؤ اِدھر تو غیر بھی!
مسیحِ وقت نے جو کچھ کہا ہے

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

اِنڈونیشیا میں اسلام کیسے پھیلا؟

از عابد نظامی

پر سینکڑوں برس پہلے کی بات ہے کہ انڈونیشیا کے ساحل پر ایک بحری جہاز ڈوب گیا۔ یہ جہاز عرب مسلمانوں کا تھا۔ اس جہاز میں سوار تمام مسافر بھی ڈوب گئے صرف مراکش کا ایک مسلمان زندہ بچا مراکش کا یہ مسلمان ایک تختے کے ذریعہ کنارے پر پہنچ گیا۔

سمندر کے قریب ہی ساحل پر ایک بوڑھی عورت اپنی جھونپڑی میں رہتی تھی۔ اس کا خاوند مر چکا تھا اس کی ایک ہی بچّی تھی۔

بڑھیا اور اس کی بچی دونوں جھونپڑی میں رہتی تھیں۔ مراکشی مسلمان بھی ان کے ساتھ رہنے لگا وہ ان کے لئے جنگل سے لکڑیاں لاتا۔ ان کے لئے شکار مار کر لاتا اور گھر کے کاموں میں ان کی مدد کرتا۔

اسی طرح دن گزرتے گئے۔

ایک دن مراکشی مسلمان جنگل سے واپس آیا تو اس نے دیکھا بڑھیا جھونپڑی کے باہر بیٹھی رو رہی ہے مراکشی مسلمان نے پوچھا۔ "بڑی بی! کیوں رو رہی ہو؟"

بڑھیا بولی۔ "آج میری لڑکی مر جائے گی"۔

"کیا کہا؟ لڑکی مر جائے گی۔ وہ تو بھلی چنگی ہے"۔ مراکشی نے حیران ہو کر کہا۔

بڑھیا نے بہت دور آتے ہوئے دو سپاہیوں کی طرف اشارہ کیا اور کہا۔ "وہ دیکھو۔ ان سپاہیوں کو راجا نے بھیجا ہے۔ یہ میری بچی کو لینے آتے ہیں۔ میری بچی اب کبھی واپس نہیں آئے گی۔" یہ کہہ کر بڑھیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مراکشی مسلمان نے پوچھا۔ "سپاہی تمہاری لڑکی کو کیوں لینے آئے ہیں؟"

بڑھیا بولی۔ "یہاں کا دستور ہے۔ اس ملک میں ہر مہینے قرعہ اندازی ہوتی ہے جس نوجوان لڑکی کے نام قرعہ نکلتا ہے اسے سمندر کے دیوتا کی نذر کر

Digitized by khalafat Library Rabwah

دیا جاتا ہے:"

"سمندر کا دیوتا! وہ کون ہے؟" مراکشی نے پوچھا۔

بڑھیا بولی۔ "وہ سمندر کا حاکم ہے۔ سارے سمندروں پر اسی کی حکومت ہے۔"

"غلط، بالکل غلط!" مراکشی بولا۔ "خشکی ہو یا تری۔ ہر جگہ کا حاکم فقط اللہ ہے۔ ہواؤں کا بھی وہی مالک ہے۔ فضاؤں کا بھی وہی مالک ہے۔ وہی کل کائنات کا رب ہے۔"

بڑھیا بولی: "ہمارا رب وہی دیوتا ہے۔ ہم اس پر نوجوان لڑکیاں قربان کرتے ہیں۔ پھر سمندر کی بلائیں اور سمندر کا پانی ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔"

"توبہ!" مراکشی بولا۔ "یہ سب شرک ہے۔ بڑی بی سنو! ایک کام کرو۔ اپنی لڑکی کو کہیں چھپا دو۔ اس کے زنانہ کپڑے مجھے پہنا دو اور مجھے سپاہیوں کے ساتھ بھیج دو۔"

بڑھیا نے یہ بات مان لی۔ اتنے میں سپاہی آ پہنچے بڑھیا نے مراکشی کو ان کے حوالے کر دیا۔ سپاہی اسے لڑکی سمجھ کر لے گئے۔

سمندر کے کنارے ایک مندر تھا۔ رات کے سناٹے میں سپاہی مراکشی کو وہاں چھوڑ آئے۔ اس ویرانے میں وہ اکیلا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر سورۂ توبہ کی آیات تھیں۔ جب آدھی رات گذر گئی تو دور سمندر کی طرف سے خوفناک آوازیں آنے لگیں اور ایک خوفناک بلا کنارے کی طرف بڑھنے لگی۔ لیکن مراکشی بالکل نہ ڈرا۔ وہ مسلمان تھا۔ مسلمان خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔

وہ بلا کنارے پر آ کر رک گئی۔ مراکشی سورۂ توبہ پڑھتا رہا۔ بلا کچھ دیر کھڑی رہی۔ پھر تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی اور غائب ہو گئی۔

صبح ہوئی۔ مراکشی نے سمندر کے پانی سے وضو کیا اور نہایت اطمینان سے فجر کی نماز پڑھی۔ اتنے میں راجا کے سپاہی آ گئے اور اسے زندہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور اسے پکڑ کر راجہ کے پاس لے گئے۔ راجا بھی بہت حیران ہوا۔ پوچھا۔ "تمہیں دیوتا نے کچھ نہیں کہا؟"

مراکشی بولا۔ "بالکل نہیں۔ میں ایک مسلمان ہوں مسلمان کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مسلمان سے ہر چیز ڈرتی ہے اور وہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔"

راجا خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر پوچھا۔ "مسلمان کون ہوتے ہیں؟ ہم نے کبھی ان کا نام نہیں سنا۔"

مراکشی بولا۔ "مسلمان ایک اللہ کو مانتے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ قیامت کے دن کا مالک ہے ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اور صرف اسی سے مدد چاہتے ہیں۔"

راجا بولا۔ "یہ تو بہت اچھی باتیں ہیں۔"

مراکشی نے کہا۔ "راجا تم مسلمان ہو جاؤ۔ سمندری بلا تمہیں کچھ نہیں کہے گی۔"

راجا بولا۔ "میں ایک بار پھر آزماؤں گا۔ اگلی بار تم پھر مندر میں جانا۔ اگر تم زندہ آ گئے تو ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔"

اگلے مہینے مراکشی پھر وہاں گیا۔ وہ رات بھر مندر میں بیٹھا رہا۔ (باقی صفحہ ۲۰ پر دیکھیں)

Digitized by khalafat Library Rabwah

"اے فضلِ عمرؓ تیرے اوصافِ کریمانہؓ"

جنابِ محمد الیاس منیرؔ ربوہ

سردارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور جماعت احمدیہ کے بانیؑ نے خدا تعالیٰ سے اپنی صداقت کے لئے نشان مانگا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم فرزند کی بشارت دی۔ چنانچہ تین سال بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس پیشگوئی کے مطابق آپ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپؑ نے "مرزا بشیر الدین محمود احمد" رکھا۔ اس نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن شریف اور صحیح بخاری اپنے معزز استاد حضرت الحاج حکیم مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الاوّلؓ) سے پڑھ لی۔ آپؓ ہمیشہ فرائض و ملّیہ کی بجا آوری کی فکر میں رہتے جس وجہ سے آپ کا بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق قائم ہو گیا۔ ایک دفعہ آپؓ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی طالب علمی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے:-

"جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ"

یعنی میں تیرے ماننے والوں کو کافروں پر قیامت تک غلبہ دوں گا۔

اگرچہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ جیسے عظیم مربّی کی تربیت نصیب ہوئی تھی لیکن خود آپ کو بھی اس ذمہ داری کا شدید احساس تھا۔ اگر آپ خدا پر ایمان رکھتے تھے تو یہ آپ کی اپنی سوچ کا نتیجہ تھا۔ اور ایک رات تو دس گیارہ بجے تک مسجد میں بیٹھے یہی سوچتے رہے کہ آیا خدا تعالیٰ موجود ہے یا نہیں پھر جب اس پر اطمینان ہُوا تو گھر تشریف لے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کا ایمان بھی باپ ہونے کی وجہ سے نہ تھا بلکہ آپؓ فرماتے ہیں:-

"میں علی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحبؑ کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

گیارہ سال کے قریب تھا تو میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں نعوذ باللہ جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا مگر میں ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتی کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا۔"

(الفضل ۱۶ جون ۱۹۴۴ء صفحہ ۸)

ابھی آپ کی عمر گیارہ برس ہی تھی کہ ایک روز آپؓ نے اپنے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا اور چاشت کی نماز شروع کر دی اور اسی میں خدا تعالیٰ سے رو رو کر یہ عزم صمیم کیا کہ میں کبھی اور کسی صورت میں نماز ترک نہیں کروں گا۔ جس پر آپؓ خدا تعالیٰ کے فضل سے تا دم آخر قائم رہے۔

آپؓ کھیل کے میدان میں حصہ لیتے رہے۔ موسموں کے مطابق مختلف کھیلوں میں دلچسپی لیتے رہے۔ موسم بہار میں شکار کے لئے آپؓ قادیان کے ارد گرد دیہات میں چلے جاتے اور ہوائی بندوق کا نشانہ آپؓ کا اتنا پکا تھا کہ درخت پر بیٹھی چڑیا یا بٹیروں میں سے ایک ایک کو نشانہ بنا کر گرا لیتے۔

آپؓ کو گھوڑ سواری کا بڑا شوق تھا اور اس خواہش کے اظہار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کپورتھلہ سے ایک نہایت عمدہ گھوڑی منگوا کر دی تھی۔

بچپن کے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک دن آپؓ گھوڑ سواری کر رہے تھے۔ گھوڑا بڑا منہ زور تھا۔ قصبہ سے باہر نکلتے ہی بے لگام ہو گیا۔

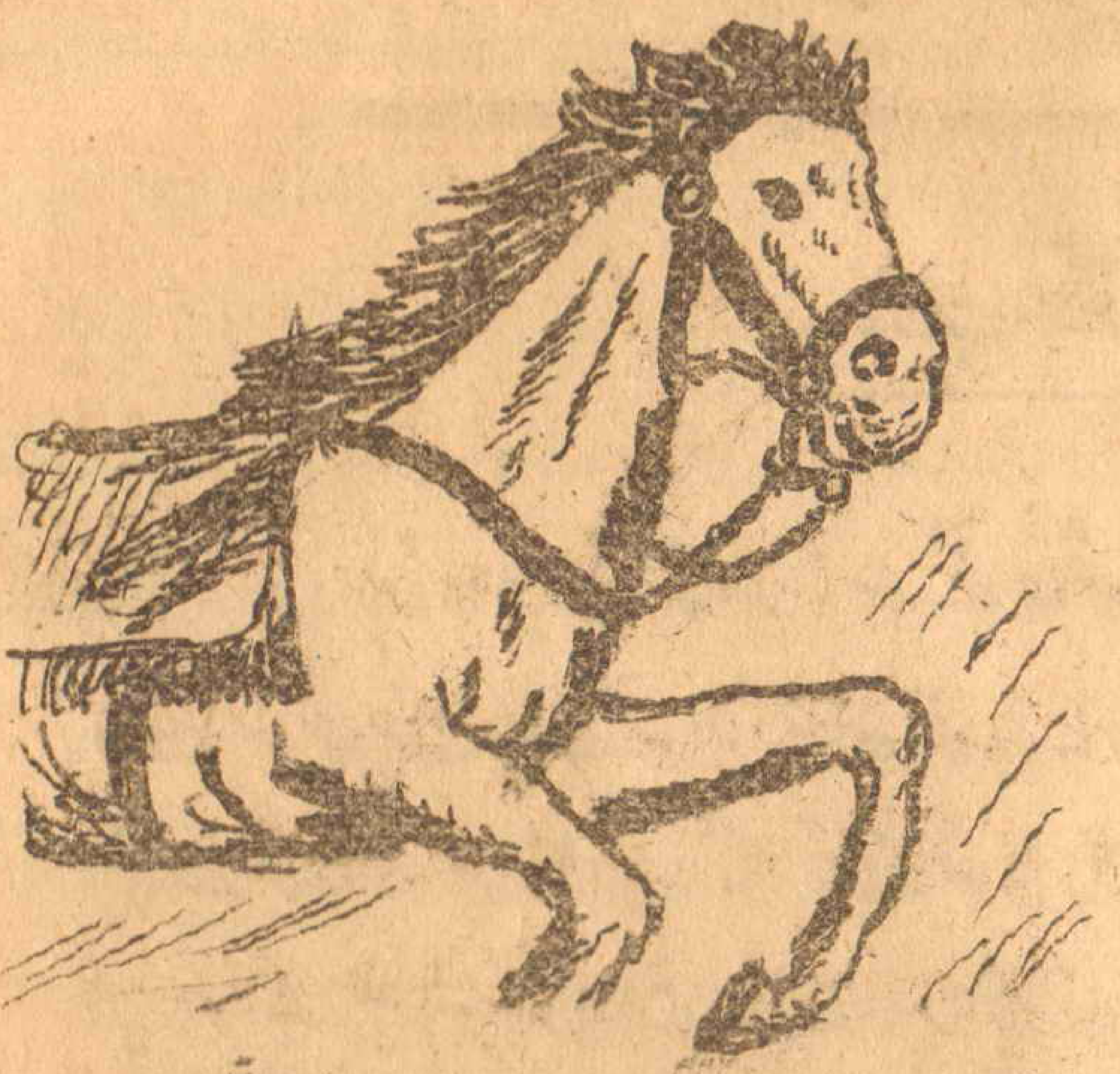

آپؓ نے ہر چند اُسے قابو کرنے کی کوشش کی۔ اس حالت میں گھوڑا موضع بسرانواں کے قریب پہنچ گیا جہاں آپ نے دیکھا کہ جس رخ میں گھوڑا جا رہا ہے اس طرف ایک غیر آباد اور بغیر منڈیر کے کنواں ہے اور اس کے پاس ہی چند قدم کے فاصلہ پر کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ اگر گھوڑا سیدھا جائے تو آپ کی جان کو خطرہ تھا اور اگر آپ اپنی جان بچاتے تو کنویں کے قریب کھیلتے ہوئے بچوں کو خواہ مخواہ شامت اعمال تھی۔ آپؓ نے سوچا اگر میں نے اپنی جان بچانے کے لئے گھوڑے کا رخ موڑا تو اس سے کئی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ آپؓ نے فوری طور پر فیصلہ فرمایا کہ میرا اخلاقی فرض ہے کہ میں اپنی جان

Digitized by khalafat Library Rabwah

کی پرواہ نہ کروں۔ اور آپؓ نے گھوڑے کو سیدھا جانے دیا۔ خدا تعالیٰ کی شان کہ گھوڑا جو سرپٹ بھاگ رہا تھا عین کنویں کے پاس پہنچ کر یکدم رُک گیا اور اس طرح سے حضورؓ بھی تکلیف سے محفوظ رہے اور بچے بھی بچ گئے۔

پیارے بچو! اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جب انسان خلوصِ نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ قربانی کی روح کو قبول کر لیتا ہے اور آزمائش اور دُکھ سے اپنے بندے کو بچا لیتا ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ خدا کی رضا کی خاطر ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی قربانی قبول فرما کر انہیں اس سے منع کر دیا۔

بچپن کے خوش گوار زمانہ سے گزر کر جوانی کی حدود میں داخل ہوئے تو ابھی اٹھارہ برس عمر تھی کہ رسالہ "تشحیذ الاذہان" کا اجراء فرمایا اور اس کی ادارت کی ذمہ داری نہایت خوبی سے انجام دی۔ پھر اپنے شفیق والد محترم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپؓ کی نعش مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر ساری عمر خدمتِ اسلام بجا لانے کا عہد کیا۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو خلافت کے منصب پر متمکن فرمایا تو خلافت کو نہ ماننے والے یہ کہنے لگے کہ یہ کل کا بچہ کیا کر سکے گا۔ اب یہ جماعت گئی کہ گئی۔ لیکن ——

—— پیارے بچو! آپؓ نے تائیدِ الٰہی سے جماعت میں خلافت کے نظام کو مضبوط بنیادوں پر مستحکم فرمایا جس سے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہم منکرینِ خلافت کے خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے۔ اس اہم کارنامہ کی انجام دہی سے فراغت کے بعد آپ نے تبلیغ و تربیت کی طرف توجہ فرمائی اور تبلیغ کے سلسلہ میں بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن کھولے اور ان مشنوں کی نگرانی کے لئے ۱۹۳۴ء میں مرکزِ احمدیت ربوہ میں تحریک جدید کے دفاتر قائم فرمائے۔ پھر آپ نے تربیت کے ضمن میں جماعت کو پانچ تنظیموں (انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ) میں تقسیم فرمایا۔ آپ نے ہی ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری فرمایا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی تحریک آزادی میں ناقابلِ فراموش اور اہم کردار ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی دریائے چناب کے مغربی کنارے پر سرگودھا اور فیصل آباد (لائلپور) کے عین درمیان ربوہ کے نام سے مرکزِ احمدیت قائم فرمایا —— یہی وہ جگہ ہے جسے بڑے بڑے ہندو سیٹھ اور زمیندار آباد کرنے کی زبردست کوششوں میں ناکام ہو چکے تھے اور یہاں ایک پتہ تو درکنار گھاس کوئی بھی نہ تھی۔ اور آج دیکھیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے شاندار کارنامے کو —— بیرونی ممالک کے

Digitized by khalafat Library Rabwah

دوروں کے سلسلہ میں آپؓ سب سے پہلے ۱۹۲۴ء میں لندن تشریف لے گئے جہاں آپ نے یورپ کی سب سے پہلی مسجد "فضل" کا سنگِ بنیاد رکھا جو ایک بہت بڑے گرجے کے بالمقابل تعمیر کی گئی۔
دوسری مرتبہ آپ مسجد مبارک ربوہ میں قاتلانہ حملہ کے بعد شدید علالت کے باعث علاج کے لئے ۱۹۵۵ء میں لندن تشریف لے گئے لیکن مکمل صحت نہ ہو سکی اور اکثر بیمار رہنے لگے۔ اسی بیماری کے دوران آپؓ نے قرآن حکیم کا بے مثال بامحاورہ ترجمہ "تفسیر صغیر" کے نام سے شائع کروایا۔ اس سے قبل آپ قرآن کریم کے بعض حصوں کی لاجواب تفاسیر کر چکے تھے۔ یہ آپ کا ایک احسان اور کارنامہ ہے جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ اور اس کے بعد اسی بیماری کے باعث ۷، اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی رات کو الٰہی بشارات کے مطابق اس دنیا میں آنے والی عظیم الشان ہستی، اس کے وعدہ کے مطابق عظیم کارنامے انجام دے کر اپنے نقطۂ نفسی کی طرف اٹھائی گئی۔ اور آپؓ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔

دیکھا پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے جس نشان کا وعدہ فرمایا وہ کیسے عظیم الشان طور پر انہوں نے پورا کیا اور یہ بات بانیٔ جماعت احمدیہؑ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے آقا حضرت مصلح موعودؓ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپؓ کے نقشِ قدم پر چل کر دین اسلام کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین!

○

"انڈونیشیا میں اسلام کیسے پھیلا" بقیہ صفحہ ۱۶

بقیہ صفحہ ۱۶

اس کے ہونٹوں پر سورۃ توبہ کی آیتیں تھیں
آخر صبح ہو گئی۔ وہ بلانے آئی
سپاہی اسے پکڑ کر راجا کے پاس لے گئے
راجا اسلام کی صداقت مان گیا اور اسلام قبول کر لیا اور اس کے بعد تمام انڈونیشیا مسلمان ہو گیا۔
(ہمدرد نونہال)

○

"تشحیذ الاذہان" کا مطالعہ بچوں کی ذہنی، علمی اور اخلاقی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

اپنے بزرگوں سے ملیں!

انٹرویو

عبدالسمیع خان نائب مدیر

محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء

مکرم و محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر جماعت احمدیہ کے ایک جید اور مشہور عالم ہیں۔ آپ کو کئی سال تک مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج کل آپ ناظم دار القضاء کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہ انٹرویو آپ کے دفتر میں ریکارڈ کیا گیا۔ (ادارہ)

محترم مولانا نے فرمایا:۔

میری والدہ مکرمہ کے بیان کے مطابق میری پیدائش اگست ۱۹۰۹ء کے وسط میں شہر سیالکوٹ میں ہوئی۔ میرے والد محترم کا نام غلام حسن صاحب تھا۔

میری پیدائش سے پہلے خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک دفعہ قادیان میں ایک جلسے کے دوران کہا کہ تمہیں اپنی اولادیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کرنی چاہئیں۔ تو اسی وقت میرے والد صاحب نے یہ وعدہ کیا کہ میں اپنے بچے کو وقف کردوں گا اور جیسا کہ میرے والد صاحب بیان فرمایا کرتے تھے کہ انہیں وہ بچہ خواب میں دکھایا گیا جس کی زندگی وقف کرنی مقصود تھی۔ میرے پانچ چھ بھائی یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے اور ایک بھائی میرے بعد بھی پیدا ہوا۔ لیکن وہ سب کے سب فوت ہو گئے۔ میری پیدائش کے وقت ہی والد صاحب نے مجھے وقف کر دیا۔

میں نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ شہر میں انجمن حمایت اسلام میں حاصل کی۔ پانچویں جماعت کا امتحان امریکن مشن ہائی سکول سے پاس کیا اور اس کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لینے کے لئے قادیان چلا گیا۔ چونکہ میں پانچویں جماعت تک انگریزی کی تعلیم حاصل کر چکا تھا اس لئے مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب (والد مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) نے میرے والد صاحب کے ہمراہ جا کر مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مصری سے کہا کہ چونکہ بچے نے پانچویں جماعت تک انگریزی کی تعلیم حاصل کر لی ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

اس لئے مجھے بجائے پہلی جماعت کے مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں داخل کیا جائے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے پہلی جماعت میں ہی داخل کیا۔ ایک ہفتہ کے بعد انہوں نے مجھے مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں بیٹھنے کی اجازت دے دی اور سالانہ امتحان میں کامیابی کے بعد میں تیسری جماعت میں چلا گیا۔

میں نے ۱۹۳۱ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اس کے بعد دو سال مبلغین کلاس میں رہا۔ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب میرے کلاس فیلو تھے۔ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) بھی غالباً چوتھی جماعت سے میرے کلاس فیلو تھے۔ بعد میں آپ نے ایک سال میں دو جماعتیں کر لیں۔ مولوی فاضل کے امتحان کے بعد میں سیالکوٹ میں ہی خدمات انجام دیتا رہا۔

اکتوبر ۱۹۳۵ء میں مولوی نذیر احمد صاحب علی نے الفضل میں اعلان کرایا کہ گولڈ کوسٹ (غانا) میں ایک مبلغ کی ضرورت ہے جو افریقن مبلغین تیار کرے۔ اس اعلان پر میں نے لکھا کہ میں بغیر کسی شرط کے جانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب یہ درخواست پیش کی گئی تو حضور نے نذیر احمد صاحب علی سے فرمایا کہ مولوی نذیر احمد مبشر نے کوئی شرط پیش نہیں کی اس لئے انہیں غانا بھیجا جائے کیونکہ جو لوگ شرطیں پیش کرتے ہیں وہ کام نہیں کرتے۔

۲ فروری ۱۹۳۶ء کو غانا کے لئے بطور مبلغ روانہ ہوا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب بھی میرے ہمراہ تھے جو اس وقت مبلغ انچارج تھے۔ قادیان سے روانگی کے وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی امرتسر تک اسی ٹرین میں سفر کیا جس میں ہم سوار تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ بھی تھے جو انگلینڈ جا رہے تھے۔

سری لنکا سے ہم تینوں ایک جاپانی بحری جہاز میں سوار ہوئے۔ میں اور مولانا جلال الدین صاحب شمس رض جہاز کے ایک ہی کیبن میں تھے۔ جب ہم نے سفر شروع کیا تو وہ حج کا مہینہ تھا ہم نے جاپانی ملاحوں سے دریافت کیا کہ کعبہ کس طرف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی برطانوی جہاز ہوتا تو اُن سے پتہ لگ جاتا ہم اس کھلے سمندر میں کعبہ کی سمت نہیں بتا سکتے۔

ایک رات جب ہم سو رہے تھے تو ایک بجے کے قریب مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ نے مجھے جگایا اور فرمایا کہ اٹھو! تہجد پڑھیں کیونکہ مجھے سمت کعبہ بتا دی گئی ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک جہاز خانہ کعبہ کو جا رہا ہے اور اس کے پچھلے حصہ پر سنہری حروف

Digitized by khalafat Library Rabwah

میں لکھا ہوا ہے:۔

"وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا"

اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں یعنی جو بھی اس تک جانے کی توفیق پائے۔

ہمیں سمتِ کعبہ معلوم ہو گئی تو میں نے اور مولوی صاحب نے نماز تہجد ادا کی۔ اس کے بعد جب ہم دونوں لیٹے تو مجھے آواز آئی:

"اَلْوُضُوْءُ لِشَعَائِرِ اللّٰہِ"

یہ وضو جو ہے یہ شعائر اللہ کے لئے ہے

مجھے خیال آیا کہ تہجد سے پہلے ہم نے جو وضو کیا ہے اس کی طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد بہت سے الہامات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوئے تھے میرے لب کے نچلے حصّہ سے نکلنے شروع ہوئے اس سے کچھ پہلے مجھے محسوس ہوا کہ گویا ایک بہت بڑا پہاڑ میرے سینے پر ہے۔ پھر الہامات شروع ہو گئے وہ یہ تھے:۔

"یَا اَحْمَدُ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ"

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے

"وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی۔"

اور جو کچھ تو نے چلایا وہ تو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا تھا۔

"یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ" (وغیرہ وغیرہ)

اے احمد! تو اور تیری بیوی جنّت میں رہو۔

اسی حالت میں مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے یہ الہامات میرے متعلق ہوں لیکن ساتھ ہی میں نے استغفار کیا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متعلق ہیں۔ جب یہ سلسلہ شروع تھا تو میں نے مولانا جلال الدین صاحب شمس رض سے پوچھا کہ کیا آپ کچھ فرما رہے تھے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں تو سویا ہوا تھا۔ اور کوئی بات نہیں کی۔

اس سفر میں مولوی نذیر احمد صاحب علی چونکہ حج کرنا چاہتے تھے اس لئے وہ سویز سے اتر کر حج کے لئے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں مولانا جلال الدین صاحب شمس رض اور خاکسار پورٹ سعید پہنچے۔ پورٹ سعید سے بذریعہ گاڑی ہم قاہرہ پہنچے۔ وہاں کچھ دن قیام کے بعد ہم فلسطین روانہ ہوئے اور کبابیر میں کچھ عرصہ ٹھہرے۔ وہاں سے ایک دن خاکسار وہاں کے مبلغ مولوی محمد سلیم صاحب اور عبداللہ صاحب عراقی کے ہمراہ یروشلم (بیت المقدس) گیا اور وہاں مقاماتِ مقدسہ دیکھے۔

حج کرنے کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب علی پورٹ سعید میں ہی آکر ہمارے ساتھ مل

Digitized by khalafat Library Rabwah

گئے تھے۔ اس کے بعد جب ہم مارسیلز (   ) پہنچے تو مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ انگلینڈ کو روانہ ہوئے اور مَیں اور مولوی نذیر احمد صاحب علی مارسیلز کے ایک ہوٹل میں ٹھہرے۔ مولوی صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ کچھ دن بعد جب کچھ افاقہ ہوا تو ہم اپریل میں گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ اکرہ پہنچ گئے۔

مولوی صاحب اور مَیں غانا میں قریباً ۲½ سال اکٹھے کام کرتے رہے۔ پھر مولوی صاحب سیرالیون مشن تشریف لے گئے۔ مجھے کم و بیش پچیس سال تک غانا میں اشاعت اسلام کی توفیق ملی۔ ایک لمبی داستان ہے۔ قدم قدم پر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ملاحظہ کئے چند ایک واقعات بیان کرتا ہوں۔

ایک دفعہ مَیں غانا کے مشن ہاؤس میں تہجد پڑھ رہا تھا۔ "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنے کے بعد میری زبان پر جاری ہوا:۔

"رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ"

اے رب مجھے تو اپنا آپ دکھا!

جب میرے منہ سے یہ فقرہ نکلا تو مَیں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک بہت بڑی روشنی برآمدہ میں سے گزر کر مجھ پر گری جس کی وجہ سے جس تخت پوش پر میں تہجد پڑھ رہا تھا اس پر گر پڑا اور صبح آٹھ بجے تک میری ٹانگوں میں کپکپی طاری رہی۔

ایک دفعہ ایک شخص جو غانا کے شمالی علاقہ کا رہنے والا تھا۔ غیر احمدیوں کے ایک گاؤں "سرا ہا" میں آیا اور کہنا شروع کر دیا کہ مَیں مکہ سے آیا ہوں اور کوئی مہدی ظاہر نہیں ہوا اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ مہدیؑ آ گیا ہے۔ اس علاقہ کے ایک احمدی چیف رئیس میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ میرے ساتھ آئیں کیونکہ یہ شخص پروپیگنڈا کر رہا ہے اور ممکن ہے جماعت کے دوستوں پر اس کا بُرا اثر پڑے۔ مَیں نے کہا کہ میرے کسی شاگرد کو ساتھ لے جائیں وہ اس کو آسانی سے جواب دے دے گا۔ لیکن انھوں نے اصرار کیا کہ مَیں خود چلوں مَیں نے انھیں کہا کہ ارد گرد کی احمدی جماعتوں کو اطلاع کر دیں میں انشاء اللہ کل وہاں پہنچ جاؤں گا۔ مَیں جب وہاں پہنچا تو اس شخص سے عربی میں گفتگو کرنا چاہی لیکن وہ زیادہ گفتگو پر تیار نہیں تھا۔ مَیں نے بہت زور لگایا لیکن وہ آمادہ نہ ہوا۔

پھر مَیں نے علامات ظہور مسیح موعود و مہدی معہودؑ پر دو گھنٹے کے قریب تقریر کی اور مخالفین کو موقع دیا کہ وہ سوال کریں۔ لیکن انھوں نے کوئی معقول سوال نہ کیا۔ جب مَیں اس گاؤں سے روانہ ہوا تو اس گاؤں اور ارد گرد کے دیہات کے لوگ جمع ہوئے اور ملکی رواج کے مطابق سفید کپڑے کی پٹیاں اپنے ہاتھوں اور سروں پر باندھ لیں اور جابجا کہنا شروع کر دیا کہ ہم نے امیر جماعت احمدیہ کو شکست دے دی ہے اور ساتھ ہی گاتے جاتے تھے کہ مہدی ظاہر

Digitized by khalafat Library Rabwah

نہیں ہوا کیونکہ زلزلہ نہیں آیا۔

مجھے جب اس مدیہ کا پتہ چلا تو میں نے نہایت تضرّع سے دعا کی جس پر مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اس ملک میں مسیح موعودؑ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے ضرور زلزلہ لائے گا۔ چنانچہ میں نے اس علاقہ میں تین جگہ اجلاس مقرر کئے اور جن میں یہی رودار بھی بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زلازل کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے زلزلہ کا نشان اس ملک کو دکھائے گا۔

دو جگہ اجلاس کرنے کے بعد جب میں تیسری جگہ پہنچا تو تقریر سے ایک رات پہلے عشاء کے وقت زلزلہ آیا۔ چونکہ میری تقاریر پبلک میں ہوئی تھیں اور وہاں سننے والوں میں احمدی، غیر احمدی مشرکین اور عیسائی سارے شامل ہوتے تھے جب زلزلہ آیا تو مشرک اور عیسائی گا کہہ رہے تھے کہ مہدی آگیا ہے کیونکہ زلزلہ آگیا ہے بعد میں نے عربی اور انگریزی میں یادداشت نامہ شائع کئے اور خدا کے فضل سے ایک ماہ میں ۱۸ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

مجھے مختلف وقفوں سے تقریباً ۲۵، ۲۶ سال تبلیغ اسلام کی توفیق ملی۔ الحمد للہ! آخری دفعہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ واپس آیا۔ یہاں پہنچنے کے بعد نائب وکیل التبشیر کے فرائض میرے سپرد کئے گئے۔ فروری ۱۹۶۹ء تک میں اسی عہدے پر کام کرتا رہا۔ فروری ۱۹۶۹ء سے یہ عاجز ناظم دار القضاء کے فرائض انجام دینے کی توفیق پا رہا ہے۔ بچوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان کوئی کام کرے تو وہ رائیگاں نہیں جاتا اور اللہ اس شخص کے دین اور دنیا میں برکت ڈالتا ہے

○

اگر وہ جاں کو طلب کرتے ہیں تو جاں ہی سہی
بلا سے کچھ تو نپٹ جائے فیصلہ دل کا
اگر ہزار بلا ہو تو دل نہیں ڈرتا
ذرا تو دیکھئے کیسا ہے حوصلہ دل کا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by khalafat Library Rabwah

"مصطفےٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت"

جناب فضل الرحمٰن بسمل ربوہ

سلام اُس پر کہ تخت و تاج جس کا فضلِ ربانی — سلام اُس پر کہ ہے منشور جس کا خاصِ قرآنی
سلام اُس پر کہ جو ہے مظہر الکمالِ انسانی — محمدؐ پر سلام اپنا جو ہے محبوبِ سبحانی
سلام اُس پر کہ جس کا اسوۂ حسنہ مثالی ہے — سلام اُس پر کہ جس کی بعثتِ اولیٰ جلالی ہے
سلام اُس پر کہ بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ بھی — صہیبؓ رومیؓ، سلمانؓ فارسیؓ بھی اور بلالؓ حبشیؓ
جنابِ حمزہؓ، خالدؓ بن ولیدؓ و بوہریرہؓ بھی — امام شافعیؒ، ابن تیمیہؒ اور بوحنیفہؒ بھی
اویسِ قرنیؓ و مالکؒ بھی، حنبلؒ بھی بخاریؒ بھی — امام باقرؒ و صادقؒ بھی اور احمد بریلویؒ بھی
نظام الدینؒ دہلی اور علی گنج بخش ہجویریؒ — وہ عبدالقادر جیلانیؒ، جنابِ شمس تبریزیؒ
فرید الدینؒ شکر گنج بھی اور حضرتِ رومیؒ — اُسی کی نوکری میں سہروردیؒ اور چشتیؒ بھی
مجدد الف ثانیؒ اور ولی اللہ دہلویؒ بھی — اُسی کے خوشہ چیں تھے ابنِ عربیؒ اور غزالیؒ بھی
سلام اُس پر جنابِ عیسیٰؑ دوراں غلام اُس کا — جنابِ مہدیٔ موعودؑ کو پہنچے سلام اُس کا
سلام اُس پہ کسوف چاند و سورج ماہِ رمضاں میں — گرامی ارجمند فرزندؑ ہے مذکور قرآں میں
سلام اُس پہ مساجد بن رہی ہیں چپہ چپہ پر — تراجم چھپ رہے قرآں کے ہیں چپہ چپہ پر
سلام اُس پہ کہ اب اسلام ہی دنیا کا دیں ہوگا — ہر اک کالے کا گورے کا محمدؐ پر یقیں ہوگا

سلام اُس پر کہ جس کے وصف میں رطب اللساں تو ہے
ملے گی مغفرت بسملؔ کہ رحمت میں نہاں تو ہے

Digitized by khalafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

عبد السمیع خان ربوہ

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی کا ہر لمحہ خدمتِ اسلام اور اشاعت قرآن میں گزرا۔ اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے آپ نے بے مثال جدوجہد کی۔ آپ کی دلی تڑپ اور زبردست خواہش تھی کہ اسلام کی بھرپور خدمت کے لئے مرکز احمدیت میں ایک جامع لائبریری قائم کی جائے جس میں کم از کم ایک لاکھ کتب موجود ہوں۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے لائبریری کے متعلق فرمایا:۔

"یہ اتنی اہم چیز ہے کہ ہمارے سارے کام اسی سے وابستہ ہیں۔ تبلیغ اسلام مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات، تربیت یہ سب کام لائبریری سے ہی تعلق رکھتے ہیں"

پھر فرمایا:۔

"لائبریری کے متعلق میرے نزدیک سلسلہ نے بڑی غفلت برتی ہے۔ لائبریری ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی تبلیغی جماعت اس کے بغیر کام نہیں کرسکتی۔"

آپؓ نے ایک مرکزی لائبریری کے متعلق ایک جامع منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ حضورؓ نے اپنی ذاتی لائبریری مرکزی لائبریری میں ضم کردی اور اسے "خلافت لائبریری" کا نام دیا۔ اس وقت مرکزی لائبریری مسجد مبارک کے ساتھ والی عمارت میں ہوتی تھی جہاں اب نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور حدیقۃ المبشرین کے دفاتر ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور آپ کے مقاصد عالیہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کو جو محبت اور خلوص کا تعلق ہے اس کے اظہار کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۵ء میں "فضل عمر فاؤنڈیشن" تحریک جاری کی۔ یہ تحریک خلافت ثالثہ کی پہلی عظیم الشان

Digitized by khalafat Library Rabwah

تحریک تھی حضور نے اس کے مقاصد کا تعین کرتے ہوئے فرمایا کہ اس فنڈ سے بعض ایسے اہم کام کئے جائیں گے جن سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خاص دلچسپی تھی۔ حضور نے خلافت لائبریری کے لئے ایک جدید عمارت کی تعمیر کا کام فضل عمر فاؤنڈیشن کے ذمہ لگایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء کو پُرسوز دعاؤں کے ساتھ خلافت لائبریری کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اپنے خطاب میں حضور نے اس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

"لائبریریوں کے قیام کی غرض ہمارے نزدیک صرف یہ ہونی چاہیئے کہ دنیا میں قرآن کریم کے علوم پھیلیں اور محفوظ ہوں اور اسی طرح ایسی اور دائمی صداقتیں دنیا میں ہمیشہ قائم رہیں"

لائبریری کی تعمیر کا کام بڑی تیز رفتاری سے جاری رہا۔ اور اگلے سال ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر بنفس نفیس خلافت لائبریری کا افتتاح فرمایا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں حضور نے لائبریری کے حقیقی مقاصد کی طرف راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

"لائبریری کسی عمارت کا نام نہیں ہے جس میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں رکھی گئی ہوں۔ لائبریری نام ہے اس عمارت کا جس میں کتابیں بھی ہوں اور ساتھ ہی اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے تحقیق کرنے والے دل اور دماغ بھی موجود ہوں۔"

خلافت لائبریری دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شرقی جانب پختہ سڑک پر واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ ۲۲,۰۰۰ مربع فٹ ہے، جس میں ۹,۲۰۰ مربع فٹ پر لائبریری کی خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے باقی رقبہ پارک، سائیکل سٹینڈ، رننگ پاتھ، باغیچہ اور چاردیواری نے گھیرا ہوا ہے۔ عمارت کا نقشہ "میسرز پرویز اینڈ محمود ایسوسی ایشن لاہور" نے بنایا اور اس کے انجینیئر مشتاق احمد خان صاحب تھے۔ لائبریری کی تعمیر پر کل ۲½ لاکھ روپیہ خرچ آیا۔

عمارت:

لائبریری کی عمارت کے تین حصے ہیں۔ (۱) انڈر لیول۔ جس میں اخبارات کا مطالعہ کیا جاتا ہے (۲) ایڈمنسٹریشن بلاک۔ یہ لائبریری کی انتظامیہ کے ۱۱ کمروں پر مشتمل ہے اس میں لائبریرین اور اشاعت کے دفاتر و شعبہ تاریخ احمدیت اور ریڈر نویسی کا ایک ایک کمرہ ہے۔ لائبریری کی عمارت کا تیسرا حصہ جو ہال پر مشتمل ہے جس میں

Digitized by khalafat Library Rabwah

پچاس ہزار کتب رکھنے کی گنجائش موجود ہے۔ ہال کے اندر تحقیق کرنے والے عالموں کے لئے آٹھ کمرے بنائے گئے ہیں۔ ان میں سے چھ کمروں میں ۲،۲ آدمی اور دو کمروں میں ۴،۴ آدمی بیٹھ کر تحقیق کا کام کر سکتے ہیں۔ ان کو میز، کرسی اور پنکھا لائبریری کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ ساری عمارت کے دروازے ساگوان کی لکڑی کے ہیں اور فرش ماربل چپس سے تیار کئے گئے ہیں۔ روشنی اور تازہ ہوا کا بہت عمدہ انتظام ہے۔ فرنیچر بھی اعلیٰ قسم کا ہے۔

انتظامیہ:

انتظامیہ ۹ افراد پر مشتمل ہے جس میں لائبریرین چوہدری محمد صدیق صاحب، دو کلرک، مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب اور مکرم حمید احمد صاحب شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شعبہ تاریخ احمدیت کے انچارج مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور شعبہ زود نویسی کے انچارج مکرم محمد یوسف سلیم صاحب ہیں اور ان کے ساتھ قریشی محمد انور صاحب ہیں۔

کتابیں:

خلافت لائبریری میں اس وقت مندرجہ ذیل موضوعات پر ۳۵۰۰۰ کتب موجود ہیں:- فلسفہ، مذہب، سماجی علوم، لسانیات، سائنس، فنون مفیدہ، فنون لطیفہ، ادبیات اور تاریخ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتی لائبریری کی ۵۰۰۰ کتابیں بھی خلافت لائبریری میں مدغم کی گئی ہیں۔ لائبریری میں بہت سی نایاب کتب اور کتب حوالہ موجود ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کا تمام مکمل لٹریچر اور "الحکم" اور "البدر" اور "ریویو آف ریلیجنز" کے مکمل فائل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے پہلے ایڈیشن اس لائبریری کی خاص زینت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت وقتاً فوقتاً لائبریری کو نئی اور قیمتی کتب عطا فرماتے رہتے ہیں۔

اخبارات و رسائل:

لائبریری میں ۷ روزنامہ اردو اور انگریزی اخبارات اور ۱۱ ملکی ہفت روزے آتے ہیں اور ۵۰ کے قریب غیر ملکی رسائل منگوائے جاتے ہیں۔

چند قواعد:

قاعدہ کے مطابق سوائے سکول کے طلباء کے مرکز کا ہر احمدی انچارج خلافت لائبریری کی منظوری سے لائبریری کا ممبر بن سکتا ہے۔ مرکز سے باہر رہنے والے احمدی انچارج سے خاص اجازت حاصل کرتے ہیں۔ اس وقت کم و بیش ۴۰۰ افراد لائبریری کے ممبر ہیں جبکہ آج تک

Digitized by khalafat Library Rabwah

تعداد سے زیادہ ممبرشپ ۶۹۴ ہے۔ لائبریری کا چندہ ممبری تین روپے سالانہ ہے۔ عام طور پر ایک وقت میں ممبران دو کتب حاصل کر سکتے ہیں جن کا عرصہ مطالعہ ۱۵ دن تک ہے۔

اوقاتِ مطالعہ:

خلافت لائبریری صبح دفتری اوقات کے مطابق اور شام کو دو گھنٹوں کے لئے کھلتی اور تعطیل کے دن مطالعہ اخبارات کے لئے دو گھنٹے کے لئے کھلتی ہے۔

انچارج صاحب خلافت لائبریری:

اس وقت خلافت لائبریری کے انچارج چوہدری محمد صدیق صاحب ہیں۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں جامعہ احمدیہ، قادیان سے مولوی فاضل کیا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ کا وقف منظور ہوا۔ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۶ء دہلی اور لاہور میں منطق، فلسفہ اور حدیث کی تعلیم غیر از جماعت علماء سے حاصل کی۔ دسمبر ۱۹۴۸ء تا جون ۱۹۵۰ء آپ نے فرقان فورس خدمات انجام دیں پھر دو سال جامعۃ المبشرین میں لیکچرار کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۴ء میں خلافت لائبریری کے قیام سے ہی آپ اس کے انچارج کے عہدہ پہ فائز ہیں۔

۱۹۶۰ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے لائبریری سائنس (Cert.) کا کورس کیا۔ ۱۹۶۴ء میں ایم اے عربی کا امتحان پاس کیا۔ آپ کو ۱۹۵۶ء تا ۱۹۷۲ء صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے طور پر کام کرنے کی سعادت بھی حاصل رہی ۱۹۷۵ء تک جب آپ افتاء کمیٹی کے ممبر رہے۔ ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۱ء صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ اس وقت آپ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کے صدر جماعت بھی ہیں۔ اس عہدے پہ آپ ۱۹۵۴ء سے چلے آرہے ہیں۔

o

تشحیذ الاذہان آپ کی ذہنی علمی اور دینی معلومات کا بہترین ذریعہ ہے۔ خود بھی پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھائیں!

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں۔ اوقات: صبح ۸ بجے سے ایک بجے دوپہر تک۔ شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک۔

باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

o o

— فون نمبر: ۴۴۸۸۴ —

Digitized by khalafat Library Rabwah

[illegible]

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی محتاجی کی شکایت کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ" کہا کرو اور اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اپنے نفس پر سلام بھیجو اور اس کے بعد "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" ایک دفعہ پڑھو۔ روایات میں آتا ہے کہ اس شخص نے آپؐ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا چنانچہ اس کے نتیجہ میں نہ صرف اس کی غربت دور ہو گئی بلکہ اس کے پاس روپیہ اور مال کی اتنی کثرت ہو گئی کہ وہ اپنے پڑوسیوں اور ہمسایوں کی بھی مدد کیا کرتا تھا۔ (تفسیر کبیر)

— مرسلہ: —

(عبد السلام طارق ربوہ)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ اُن سے ملنے آیا وہ کھڑے ہو گئے اور بادشاہ سے ملے اور پھر بیٹھ گئے پھر وزیر ملنے کے لئے آیا تو وہ اسی طرح بیٹھے رہے کھڑے نہیں ہوئے۔ اس کے بعد بادشاہ کا پہریدار آیا تو پھر وہ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کے بعد بیٹھ گئے۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو کسی نے کہا۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ جب بادشاہ آیا تو آپ اس کے اعزاز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ وزیر آیا تو کھڑے نہ ہوئے لیکن پہریدار آیا تو پھر کھڑے ہو گئے۔ انھوں نے فرمایا بادشاہ کے آنے پر میں اس لئے کھڑا ہوا تھا کہ بادشاہ کی اطاعت کا حکم ہے۔ وزیر کے آنے پر اس لئے نہ کھڑا ہوا کہ وزیر کی اطاعت کا حکم نہیں۔ اس کے بعد پہریدار آیا تو پھر کھڑا ہو گیا۔ اس لئے کہ وہ حافظِ قرآن

Digitized by khalafat Library Rabwah

تھا اب دیکھو پہریدار ایک ادنیٰ ملازم تھا لیکن چونکہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے محبوب کا کلام اُس نے یاد کیا ہوا تھا اس لئے باوجود چھوٹا ہونے کے آپ اس کے آنے پہ کھڑے ہو گئے۔ (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۳۱)

(امۃ القدیر۔ ربوہ)

○

عرب کی ایک مشہور حکایت ہے کہ ایک بار شیطان نے ایک آدمی سے کہا۔ "دیکھو! تم مرنے والے ہو لیکن میں تمہیں موت سے بچا سکتا ہوں بشرط یہ ہے کہ تم میرے بتائے ہوئے تین کاموں میں سے ایک کام ضرور کرو۔ یا تو اپنے غلام کو قتل کر دو۔ یا اپنی بیوی کو بُری طرح پیٹو۔ یا پھر یہ شراب پی جاؤ۔"

عرب نے کہا۔ "ذرا مجھے سوچنے دو! یہ تو ناممکن ہے کہ میں اپنے وفادار غلام کو قتل کر دوں۔ اور بیوی کو پیٹنا مضحکہ خیز ہے۔ لاؤ یہ شراب میں پی لیتا ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ شراب پی گیا۔ اور نشے میں بدمست ہو کر اس نے بیوی کو خوب مارا پیٹا اور جب غلام نے اس کی بیوی کو بچانا چاہا تو اس نے غلام کو قتل کر دیا۔

(فضل الرحمٰن بشیر۔ ربوہ)

○

(۱) سلطان سلجوقی نے ایک گورنر کو لکھا:۔

"معلوم ہوا ہے کہ تمہاری مجلس اہل علم سے خالی ہے تمہارے خادم بدخو ہیں۔ تند و ترش ہیں۔ حاجت مند تم سے مایوس ہیں۔ تمہاری دولت خزانے میں ہے لیکن تم پر تنقید کرنے والے جیل میں ہیں لہٰذا میں تمہیں معزول کرتا ہوں۔"

○

(۲) حضرت امیر معاویہؓ نے اپنے عہد کے ایک عالم "احنف بن قیسؒ" سے پوچھا:۔

"زمانے کا کیا حال ہے؟"

کہا۔ "زمانہ تم ہو۔ تم درست ہو تو زمانہ بھی درست ہے تم بگڑ گئے تو زمانے کا خدا حافظ!"

○

(۳) ہارون الرشید کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ مشہور فقیہ اور محدّث تھے ایک مرتبہ وُہ عراق کے شہر رقہ میں تشریف لے گئے تو سارا شہر استقبال کو امنڈ آیا۔ یہ منظر دیکھا تو ہارون الرشید کی بیوی نے ہارون الرشید سے کہا۔ "یہ ہے حقیقی سلطنت کہ ساری دنیا زیارت کے لئے سمٹ آئی ہے تمہاری حکومت بھی کوئی حکومت ہے کہ جب تک پولیس ڈنڈا نہ چلائے ایک آدمی بھی استقبال کو نہیں آتا۔"

(مرسلہ: (چوہدری) عبدالرؤف عتیق
شیخوپورہ)

Digitized by khalafat Library Rabwah

بزمِ تشحیذ

"آؤ بچو! کہانی سنو!" جناب رحمان خالد کی بہت اچھی کاوش ہے۔ ویسے تو تشحیذ کی ساری تحریریں بہت اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن "حقیقی عید" ـــ "حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ" ـــ "موت سے رہائی" ـــ "گولی مار دو" ـــ اور "بھائی جان سے ملاقات" بہت اچھی کہانیاں تھیں۔ خدا کرے کہ تشحیذ آئندہ بھی ایسی ہی خوبصورت تحریریں لے کر اپنے وقار کو اور بھی بلند کرتا رہے۔ والسلام

(بشریٰ کوکب۔ جھنگ صدر)

بھائی جان! میں آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ آج کل آپ کی محنت سے تشحیذ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور یہ امید رکھتی ہوں کہ یہ پیارا رسالہ بفضلِ خدا مزید ترقی کرتا رہیگا

(زاہدہ بنت شیخ منیر الدین بھلوالنگر)

میں "تشحیذ الاذہان" کا تیسری جماعت سے اب تک قاری ہوں۔ آپ اور رسالہ کے لئے خدا کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے رسالے کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے اور آپ کو ہمارے رسالے کی خدمت کی توفیق دے (آمین)

(مبشر احمد۔ کوونڈی)

"ہمیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کا بڑا شوق ہے اور جب بھی رسالہ آتا ہے۔ ہم پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں اور خوب مزے سے پڑھتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن دگنی اور رات چوگنی" ترقی کر رہا ہے اور ہم بھی اس میں حصہ لے کر اس کو چار چاند لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

(رفیع احمد، زین العابدین سانگھڑ)

خدا کرے کہ ہمارا پیارا رسالہ تشحیذ الاذہان دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ (آمین)

ہم سب بہن بھائی اس رسالہ کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ رسالہ آتے ہی سب جھپٹ پڑتے ہیں ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ پہلے وہی پڑھے۔

(واحد اینڈ خلیل احمد کرف عنایت اللہ خاں)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

میاں محمدؐ نواز میموریل مقابلہ

انعامی مقابلہ ذہنی آزمائش نمبر (۷)

شرائط: اس مقابلہ میں اطفال کے علاوہ ناصرات بھی شرکت کر سکتی ہیں۔

اوّل آنے والے کو ——— ایک سال تک حضرت مسیح موعودؑ کا پیارا رسالہ تشحیذ الاذہان مفت ارسال کیا جائے گا۔ دوم آنے والے ہونہار کو چھ ماہ تک کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان مفت ارسال کیا جائے گا۔

جواب بھیجنے کا پتہ: محمد عمر دراز تنویر، کوٹھی نمبر ۵ ڈی بلاک بی سمن آباد۔ لاہور

آپ بھی اس مقابلہ میں شرکت فرمائیے۔ جوابات بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ نومبر ہے۔

سوالات

(۱) شفیع المذنبین کس نبی کو کہا جاتا ہے؟

(۲) امام الحدیث کن کو کہا جاتا ہے؟

(۳) بتائیے کس مسجد میں سب سے پہلے اذان دی گئی تھی؟

(۴) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا اصل نام کیا تھا؟

(۵) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

(۶) حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کا اصل نام بتائیے؟

(۷) تاریخ اسلام میں پہلی مرتبہ جمعہ کی نماز کس نے پڑھائی تھی؟

(۸) قرآن پاک کے پہلے مسلمان انگریزی مترجم کون تھے؟

(۹) اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ بیت المال کس نے قائم کیا؟

(۱۰) بتائیے منیٰ الاحمدی کس ملک کی مشہور بندرگاہ ہے؟

(جوابات انشاء اللہ تعالیٰ اگلے ماہ شائع کئے جائیں گے)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ننھے ادیب

بُرائی کا انجام

کسی گاؤں میں ایک کسان رہا کرتا تھا۔ یہ بہت نیک دل آدمی تھا۔ گاؤں والے بھی اس سے خوش تھا۔ اس کے پاس تھوڑی سی زمین تھی جس پر وہ کاشت کیا کرتا تھا۔ وہ بہت محنتی تھا۔ اس کے چھوٹے کھیت کے ساتھ ایک بڑا سا کھیت تھا اس کھیت کا مالک ایک دوسرا شخص تھا جو بہت ہی ظالم اور لالچی تھا۔ وہ ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ سب سے زیادہ اناج اسی کے کھیت میں اُگے۔ گاؤں میں پانی کی بہت کمی تھی۔ اس لئے

نیک دل کسان اور دوسرے کسانوں کو پانی بہت ہی مشکل سے ملتا تھا لیکن اس کے برعکس شیر خان کو بہت سہولت تھی کیونکہ اس نے ٹیوب ویل لگا لئے تھے۔ اب نیک دل کسان اور دوسرے کسانوں کے لئے ایک نئی مصیبت کھڑی ہو گئی کہ شیر خان کا ٹیوب ویل ان کے کنوؤں کا سارا پانی کھینچ لیتا تھا۔ نیک دل کسان ایکروز شیر خان کے پاس گیا اور اس سے سارا ماجرا بیان کیا۔ لیکن شیر خان نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔

اب تو نیک دل کسان اور دوسرے کسانوں کے کھیت خشک ہو گئے اور ان کی تمام فصلیں تباہ ہو گئیں سب صبر کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ شیر خان بہت ہی خوش تھا کیونکہ اس کی فصل پک کر تیار ہو گئی اور دوسروں کی فصل پانی نہ ملنے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی

اب کسان نے دوبارہ بیج بویا۔ اس کا خیال تھا کہ اب شیر خان ان کو ان کے حصہ کا

Digitized by khalafat Library Rabwah

پانی ضرور دے گا۔ کسان اپنے کھیت میں بیٹھا بیج بو رہا تھا کہ اسے شیر خان کے کھیت سے آگ کے شعلے بلند ہوتے ہوئے نظر آئے۔ احمد دین شیر خان کے کھیت کی طرف دوڑا تاکہ آگ بجھائی جائے۔ کیونکہ آگ پھیلنے کا خطرہ تھا۔ نیک دل کسان جب شیر خان کے کھیت کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ شیر خان کے ملازم آگ بجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ نیک دل کسان نے پوچھا کہ آگ کس طرح لگی تو انہوں نے بتایا کہ پہلے پانی کھینچنے والی موٹر میں آگ لگی اور پھر پورے کھیت میں آگ پھیل گئی۔ نیک دل کسان بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر آگ بجھانے لگا اور بڑی مشکل سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔ لیکن اتنے عرصہ میں سارا کھیت جل کر خاک ہو چکا تھا۔ جب شیر خان کو پتہ لگا تو پہلے تو رونے لگا اور پھر زور زور سے ہنسنے لگا۔ اس کا دماغی توازن اسی دھچکے سے بگڑ گیا۔ اور اس طرح اسے اپنے برے سلوک کی سزا مل گئی۔ سچ ہے برائی کا انجام برا ہی ہوتا ہے۔

(عابدہ لطیفہ بنت عبدالکریم۔ ربوہ)

O

بے وقوف دیہاتی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مصر کے بادشاہ نے نوتن نامی گاؤں والوں کو پیغام بھیجا کہ میں چند دنوں تک تمہارے گاؤں آؤں گا۔

بادشاہ اپنی رعایا میں بہت پسند کیا جاتا تھا گاؤں کے لوگ یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ بادشاہ سلامت ہمارے گاؤں میں آئیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ فکرمند اور پریشان بھی ہوئے کہ بادشاہ کو کون سا تحفہ پیش کیا جائے۔ لہٰذا سارا گاؤں سوچ میں پڑ گیا۔ آخر ایک آدمی کریم خان نے یہ اعلان کیا کہ سب لوگ نیمالی میدان میں اکٹھے ہو جائیں۔ سب لوگ میدان میں اکٹھے ہو گئے اور سوچ بچار شروع ہو گئی۔ کریم نے کہا۔ بھائیو اور دوستو ہمارے گاؤں میں چاول بہت اچھا پیدا ہوتا ہے اور زیادہ عام بھی اس لئے میری رائے ہے کہ ہم چاولوں کی عمدہ کھیر بادشاہ کے حضور پیش کریں کیونکہ ہم اس سے زیادہ قیمتی تحفہ پیش نہیں کر سکتے۔

تمام لوگوں نے اس بات کو پسند کیا اور انہوں نے اپنی عورتوں کو حکم دیا کہ بادشاہ سلامت کی آمد پر عمدہ قسم کی کھیر تیار کریں۔ چنانچہ ہر گھر میں کھیر پکنے لگی۔ دوسری صبح بادشاہ گاؤں آیا تو لوگ بہت خوش ہوئے ان کے چہرے مسکرا رہے تھے۔ بادشاہ اپنے خیمے میں بیٹھا ہوا تھا۔ کریم نے دیہاتیوں سے کہا کہ بھائیو سنو! ایسا نہ ہو کہ تم سے کوئی گستاخی

Digitized by khalafat Library Rabwah

یا بے ادبی ہو جائے اور بادشاہ سلامت ناراض ہو جائیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ سب سے آگے میں رہوں۔ اور جس طرح میں کروں تم بھی اسی طرح کرنا۔"

تمام لوگوں نے اس کی بات مان لی اور کریم بادشاہ کے خیمے میں داخل ہو گیا اور اس کے بعد سب دیہاتی۔ لیکن سوئے اتفاق سے

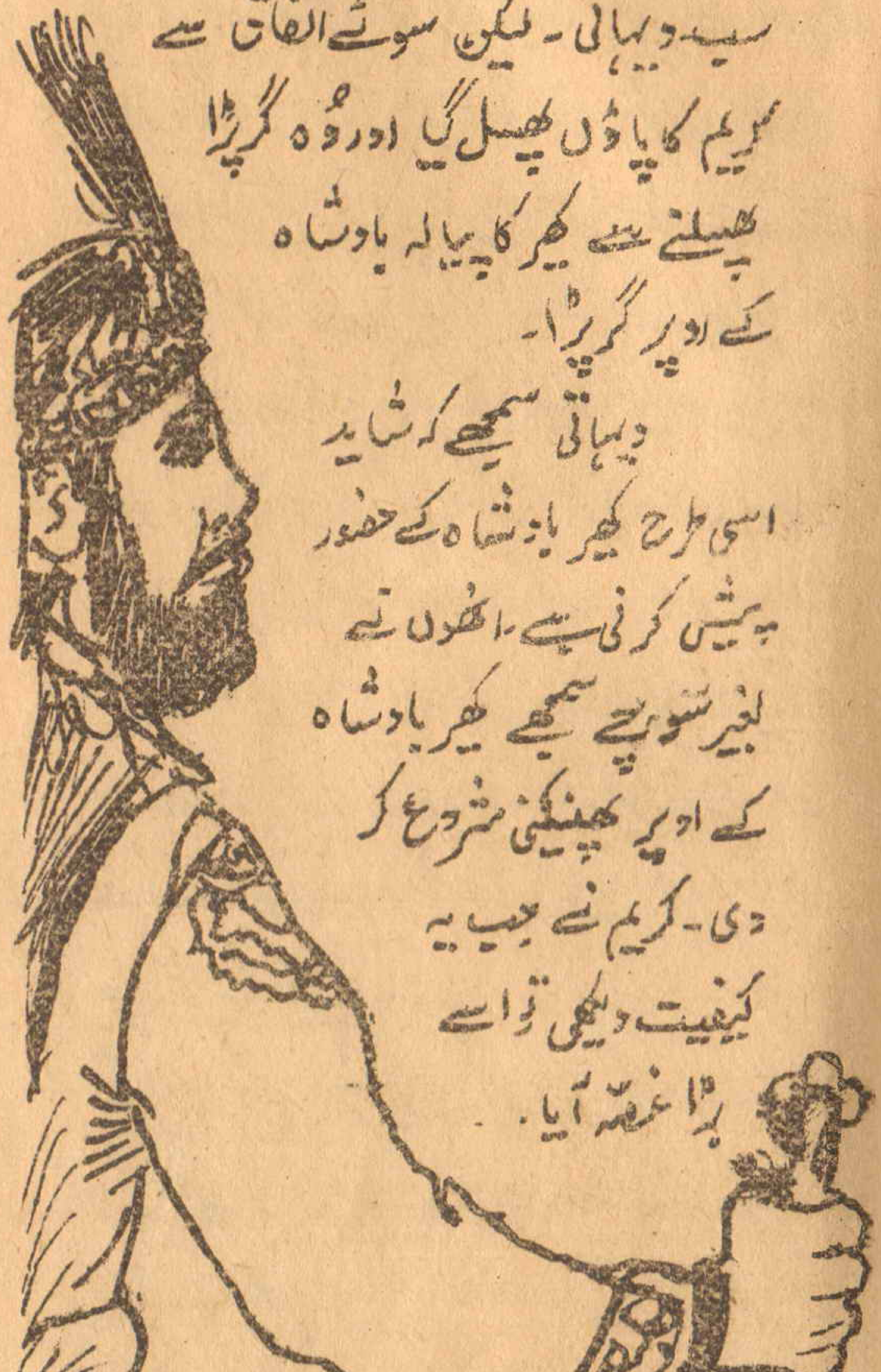

کریم کا پاؤں پھسل گیا اور وہ گر پڑا پھسلنے سے کھیر کا پیالہ بادشاہ کے اوپر گر پڑا۔

دیہاتی سمجھے کہ شاید اسی طرح کھیر بادشاہ کے حضور پیش کرنی ہے۔ انھوں نے بغیر سوچے سمجھے کھیر بادشاہ کے اوپر پھینکنی شروع کر دی۔ کریم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو اسے بڑا غصہ آیا۔

اس نے ایک دیہاتی کا کان کھینچا اور کہا "کیا کر رہے ہو بدتمیز!"

دیہاتی نے پھر دوسرے کا کان پکڑ لیا دوسرے نے تیسرے کا۔ غرض تمام دیہاتیوں نے ایک دوسرے کے کان پکڑ لئے کریم کو بہت غصہ آیا اور وہ خیمہ سے باہر نکل گیا۔ جونہی وہ باہر نکلا تمام بے وقوف بھی باہر نکل آئے۔

بادشاہ یہ سب کچھ بڑی حیرانی سے دیکھ رہا تھا بعد میں اسے اصل واقعہ معلوم ہوا تو وہ بے اختیار ہنس پڑا۔ بادشاہ قہقہے لگا رہا تھا۔ اور کریم بے چارہ انھیں سمجھا رہا تھا۔ مگر وہ سمجھے کہ بادشاہ کو ہماری کھیر پسند آئی ہے اور وہ خوش ہو رہا ہے۔ لہٰذا انھوں نے قہقہے لگانا شروع کر دیئے۔ کریم نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ بادشاہ نے کریم سے کہا۔ "نوجوان! فکر مت کرو۔ ہم تمہارے سلوک سے خوش ہیں۔ یہ لو اپنا انعام!"

کریم نے اشرفیوں کی تھیلی پکڑ لی اور دیہاتیوں نے نعرہ لگایا "بادشاہ سلامت زندہ باد — کھیر ہماری پائندہ باد!"

(امۃ النصیر شہناز بنگوئیلے (سرگودھا)

○

انجینی مجرم

امجد کے ابو ایک بینک میں منیجر تھے۔ وہ گلبرگ میں ایک عالی شان بنگلے میں نہایت پُرسکون زندگی بسر کر رہے تھے۔ امجد اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا وہ ابھی پانچویں جماعت ہی میں تھا کہ امجد کی امی کے سر میں سخت درد اٹھا۔ یہاں

Digitized by khalafat Library Rabwah

تک کہ ان کی حالت نازک ہوتی گئی اور آخر ایک دن وہ امجد اور اس کے ابو کو اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں۔ اس صدمے کا سب ہی کو افسوس ہوا لیکن امجد کے ابو فکر میں اکثر بیمار رہنے لگے۔ دن گزرتے گئے

یہاں تک کہ امجد اب چھٹی جماعت میں پہنچ گیا تھا۔ امجد کے ابو کی بیماری بھی حد سے بڑھ گئی اور انہیں ہسپتال داخل کرا دیا گیا ایک دن امجد ہسپتال سے اپنے ابو کو دیکھ کر واپس آرہا تھا کہ اس کے والد بھی ابدی نیند سو گئے۔

امجد نے جب یہ سنا تو بے حد رویا لیکن اس کے ابو تو واپس نہیں آ سکتے تھے۔ ادھر اس کے چچا اپنے بھائی کے مرنے کے منتظر تھے تاکہ تمام جائیداد ان کے قبضے میں آ جائے۔ امجد کے چچا اچھی سوسائٹی کے نہ تھے۔ جوا اور تاش وغیرہ ان کی زندگی کا حصہ بن چکے تھے۔ امجد کے چچا نے جائیداد پر قبضہ کر لیا اور امجد اپنے چچا کے پاس رہنے لگا۔ اس کے چچا شروع میں تو اس سے اچھا سلوک کرتے تھے مگر اس کی چچی کے اُکسانے پر وہ بھی اس سے نفرت کرنے لگے۔ اپنے ابو کے ساتھ ساتھ امجد کے چچا زاد بہن بھائی بھی اُسے بُرا بھلا کہتے۔ امجد آہستہ آہستہ ساتویں جماعت میں پہنچ گیا۔ محنت اور لگن سے پڑھنے کی بدولت امجد اپنی جماعت میں اوّل آیا اب تو اس کے چچا زاد بہن بھائی اُس سے اور بھی جلنے لگے۔ امجد کے چچا اس سے نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتے اور ہر وقت اسے ڈانٹتے پیٹتے رہتے۔ امجد سے یہ سلوک برداشت نہ ہو سکا اور ایک رات وہ گھر سے بھاگ نکلا۔ اس نے سکول جانا چھوڑ دیا اور ایک سٹیشنری کی دکان پہ ملازم ہو گیا۔ اس نے تعلیم جاری رکھی۔ دکان کا مالک شریف آدمی تھا۔ اسی لئے اس نے امجد کو اپنے گھر سونے کی اجازت دے دی۔ امجد ایمانداری سے کام کرتا۔ جس سے خوش ہو کر دکاندار اس کی تنخواہ میں تقریباً ہر چھ ماہ بعد اضافہ کر دیتا۔ امجد یہ رقم اپنے تعلیمی اخراجات پر صرف کرتا اور فالتو رقم جمع کرتا رہتا۔ آخر اس نے میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیا۔ اور جب نتیجہ نکلا تو اس نے نہ صرف اچھے نمبر لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی تھی بلکہ وظیفہ بھی لیا تھا۔ اب تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ تھا۔ اس نے کالج میں داخلہ لے لیا۔ اور وقت کے ساتھ ترقی کی منزلیں کھلانگتا گیا۔ اور آخر وہ ایک دن پولیس انسپکٹر بن گیا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

امجد کو پولیس انسپکٹر ہوئے ایک سال ہی ہوا تھا کہ گلبرگ میں ڈاکے پڑنے شروع ہو گئے امجد نے ڈاکو کو پکڑنے کی بہت کوشش کی۔ ایک دن امجد کو آفس کا بہت ضروری کام تھا۔ لہٰذا رات کا ایک بج گیا، لیکن وہ کام ختم کئے بغیر گھر نہیں جانا چاہتا تھا۔

ادھر ایک کالے رنگ کی فورڈ کار جس کی نمبر پلیٹ پر ٹیپ چڑھی ہوئی تھی، گلبرگ کی مرمتی سڑک پر بغیر آواز پیدا کئے تیزی سے جا رہی تھی کار ایک عالی شان کوٹھی کے سامنے جا کر رکی۔ اندر سے ایک آدمی نکلا جو سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھا۔ وہ اندر گیا اور کال بیل بجائی۔ تمام گھر والے سو رہے تھے جس کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ آخر اس نے لگاتار بیل کا بٹن دبایا۔ ایک آدمی باہر نکلا۔ اجنبی نے اسے گھورا اور کہا کہ تمہارے پاس جتنی رقم اور زیورات ہیں میرے حوالے کر دو ورنہ......

مالک مکان پستول دیکھ کر ڈر گیا اور بلا چون و چرا زیورات کے ڈبے اجنبی کے ہاتھوں میں تھما دیئے۔ اجنبی نے جاتے ہوئے سیٹھ کو خبردار کیا کہ پولیس کو فون کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ انجام بُرا ہوگا۔

ابھی ڈاکو کار سٹارٹ کر ہی رہا تھا کہ سیٹھ نے پولیس کو فون کر دیا۔ امجد ابھی وہیں تھا۔ ڈاکے کی خبر سنتے ہی اس نے دو تین مسلح سپاہیوں کو ساتھ لیا اور ایک بغیر دروازے کی جیپ میں سوار ہو کر ڈاکو کا پیچھا شروع کر دیا۔ راستے ہی میں امجد نے ڈاکو کو آلیا۔ امجد کو یقین ہو گیا کہ یہی مجرم ہے۔ اب اس نے بھی کار کی رفتار مزید تیز کر دی تھی اور دونوں گاڑیاں میں دوڑ

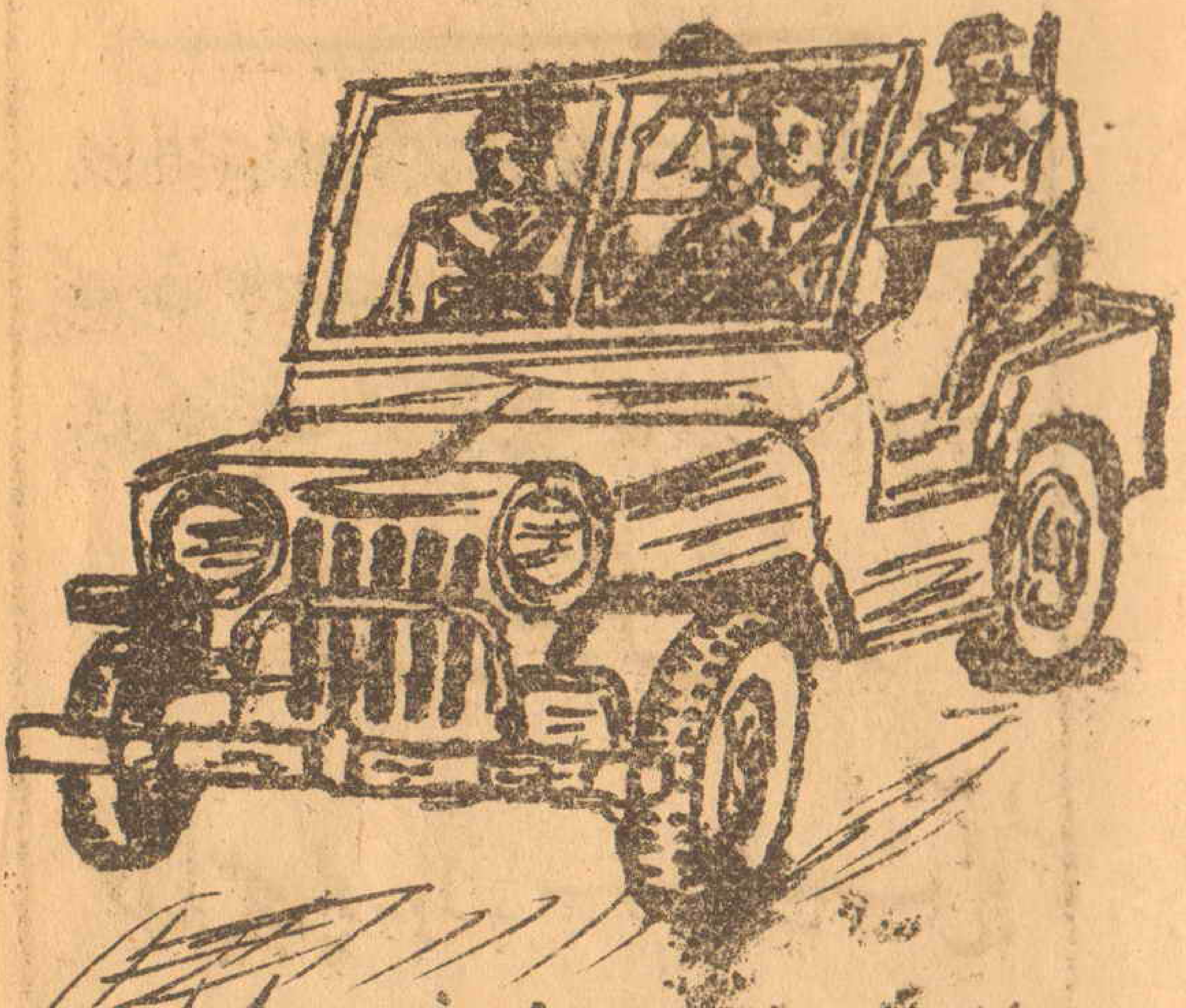

جاری تھی۔ آخر امجد نے اپنی جیپ کو کار سے ذرا آگے لے جا کر سائیڈ دی۔ مجرم نے مجبوراً اپنی کار روک لی۔ امجد بجلی کی سی تیزی سے اترا اور اسے پکڑ لیا

لیکن جب امجد نے اس کے چہرے سے نقاب اتارا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ اس کے چچا تھے۔ جو مجرم کے روپ میں اپنے بھتیجے کے سامنے بالکل بے بس کھڑے تھے۔

امجد نے اس کا چالان کر دیا۔ مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے عدالت نے امجد کے چچا کو پانچ سال قید کی سزا سنائی۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

شاہد الیکٹرک سٹور

سامان بجلی ہر قسم بازار سے بارعایت خریدنے
کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ نیز
بجلی کے پنکھے اور استریاں بھی مرمت کی جاتی ہیں۔

شاہد الیکٹرک سٹور

گول امین پور بازار ——— فیصل آباد

سکول کی

کتابیں، کاپیاں

سامان سٹیشنری
بازار سے بارعایت خرید فرمائیے!

نسیم بک ڈپو اینڈ جنرل سٹور

ڈجکوٹ روڈ ——— فیصل آباد

ہر قسم کا سامان مشین
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو ہمیشہ یاد رکھیے

فون نمبر
۶۲۵۰۰

رحیم پولٹری فیڈ

خدمت میں پیش پیش
مرغیوں کی متوازن اور معیاری خوراک کے اجزاء کا مرکز ہے،
نیز رحیم پولٹری فیڈ
کی تیار شدہ خوراک اور ادویات بھی دستیاب ہیں

رحیم پولٹری فیڈ

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

Digitized by khalafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

نیلا سورج:

۲۶ ستمبر ۱۹۵۰ء کو سکاٹ لینڈ شمالی انگلستان اور دوسرے تمام باقی یورپ میں نیلے رنگ کا سورج دیکھا گیا جس کی وجہ سے وہاں حیرانی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ نیلا سورج نظر آنے کی وجہ یہ تھی کہ تیس ہزار فٹ اور چالیس ہزار فٹ بلندی کے درمیان خلا میں کسی جگہ دھوئیں کی ایک چادر چھا گئی تھی۔ اس چادر سے صرف نیلی روشنی گزر سکتی تھی۔

تصویری ٹیلی فون:

امریکہ کی ایک ٹیلیفون کمپنی نے ایک ایسا ٹیلی فون تیار کیا ہے جس میں ٹیلیفون کرنے والے ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکتے ہیں۔ یہ تصویری ٹیلی فون ٹیلی ویژن کے اصولوں کے مطابق بنایا گیا ہے۔

کتے کو عمر قید کی سزا:

میڈیلی، کولمبیا میں ایک گڈریئے کے کتے کو جو جرائم میں اپنے آقا کا پوری وفاداری سے ساتھ دیا کرتا تھا۔ زندگی بھر کے لئے جیل میں بند کر دیا گیا ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ کولمبیا کے قانون میں انسان کو

ایسی سزا دینے کی گنجائش نہیں ہے۔ کتے کا نام "یوزیفو" ہے۔ اس کے آقا نے اسی بات کی تربیت دی تھی کہ وہ شہر کے بس سٹاپ پر منتظر مسافروں پر اس قدر زور شور سے بھونکتا تھا کہ وہ بیچارے خوف زدہ ہو جاتے تھے۔ دریں اثناء اس کا آقا موقعہ پر پہنچ جاتا تھا اور مسافروں کی جیب تراشی کے ذریعہ انہیں رقوم سے محروم کر دیا کرتا تھا۔ ایک ایسی واردات کے بعد پولیس نے کتے کا پیچھا اس کے گھر تک کیا۔ جہاں کتے کا مالک اور لوٹ مار کا کافی سامان ہاتھ آ

Digitized by khalafat Library Rabwah

کتے اور اس کے آقا کو گرفتار کر لیا گیا
آقا کو جیل بھیج دیا گیا اور کتے کو بقیہ زندگی
کے لئے قید کر دیا گیا۔ مغربی ملکوں میں کتوں
سے بہت محبت کی جاتی ہے۔ چنانچہ کتوں کے
بہت سے ہمدردوں نے اس کتے کو عمر بھر کے
لئے قید کرنے پر احتجاج کرتے ہوئے اسے
ظالمانہ اقدام قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اسے
مقدمہ چلائے بغیر جیل میں ڈالنا ناانصافی ہے
جبکہ اس کے آقا پر مقدمہ چلا بھی تو تھوڑی سی
مدت کی سزا ہو گی۔

(طارق احمد بٹ۔ کراچی)

دنیا کا سب سے بڑا بلب:

جاپان کی ایک فرم نے پچاس کلوواٹ
کی قوت کا ایک بلب تیار
کیا ہے۔ کمپنی کا دعویٰ
ہے کہ یہ بلب دنیا کا
سب سے بڑا بلب ہے
اور اس کی روشنی اتنی تیز
ہے کہ اس سے ۶۰۰ گز کے فاصلے پر اخبار
پڑھا جا سکتا ہے۔

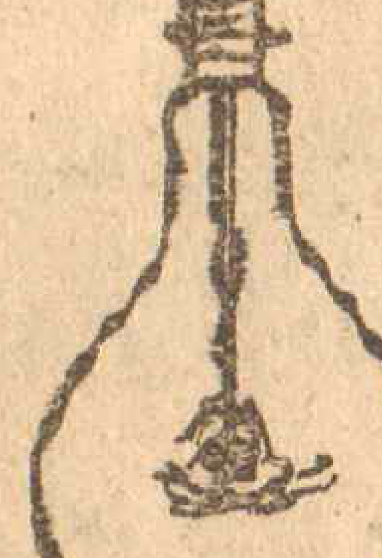

اس بلب کا محیط ۲۱ انچ ہے اور
لمبائی ۲۴ انچ ہے اس کا وزن ۵۰ پونڈ ہے
اور عام بلبوں سے ۲۷۰ گنا زیادہ وزنی ہے۔

شیشے کا سانپ:

ایک انگریز سیاح رابرٹ بکسن کو
امریکہ میں سیاحت کے دوران شیشے کا سانپ
ملا ہے۔

یہ سانپ
ایک جنگل
میں بکسن کے سامنے
اپنا پھن پھیلا کر کھڑا ہو گیا۔ بکسن نے اپنی رائفل
کے کندے سے اس کے پھن کو دو تین چوٹیں لگائیں
جس سے وہ شیشے کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

(لطیف خاور۔ کراچی)

وقت کا پابند چشمہ:

جنوبی فرانس کے پہاڑی علاقہ میں ایک قدرتی
چشمہ ہے جو ایک سرنگ نما غار کے اندر ہے اس
چشمے کا پانی گھڑی کی مانند وقت کی پابندی کے
ساتھ ۳۶ منٹ اور ۲۶ سیکنڈ بہتا رہتا ہے
اور پھر ۳۲ منٹ ۴ سیکنڈ کے لئے رک جاتا ہے
اس وقفے کے بعد پھر اتنی ہی دیر مسلسل بہتا رہتا
ہے ایک زمانہ سے اسکے بہنے اور رکنے میں
کوئی فرق نہیں آیا۔

(نام نہیں لکھا)

Digitized by khalafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

مادام کیوری

امة المتین احمد کرونڈی

آسمانِ تعلیم پر بہت سے ستارے چمکے۔ ان میں ایک مادام کیوری ہے۔ مادام کیوری سائنس کے ایک پروفیسر کی صاحبزادی تھیں۔ ان کے والد وارسا میں سائنس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ابھی وہ چھوٹی ہی تھی کہ اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ کیوری کے والد کو اپنی لڑکی سے بڑی محبت تھی۔ وہ کیوری کو بھی اپنے ساتھ تجربہ گاہ میں لے جایا کرتے تھے۔ جو تعلیم اپنے شاگردوں کو دیا کرتے تھے۔ کیوری ان کو بڑے غور سے سنتی۔ اس وقت کیوری کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب اس کی باتیں بھی بڑے غور سے سنی جائینگی۔

کیوری جب بڑی ہوئی تو اس نے اعلیٰ تعلیم کیلئے پیرس کا رُخ کیا۔ اس کے ذہن میں ایک ہی خیال تھا کہ وہ ایک عظیم سائنسدان بن کر انسانیت کی خدمت کرے۔ پیرس یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے اسے اپنی تجربہ گاہ کی دیکھ بھال کیلئے رکھ لیا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ کیوری نہ صرف سائنسی معلومات ہی نہیں رکھتی بلکہ تحقیق میں بھی دلچسپی رکھتی تھی۔ اس عادت کی وجہ سے مادام کیوری اور پروفیسر کے مابین رابطہ بڑھ گیا۔ نتیجۃً دونوں کی شادی ہو گئی۔

مادام کیوری کو جب یہ معلوم ہوا کہ یورینیم میں عجیب و غریب خاصیتیں پوشیدہ ہیں۔ تو دونوں نے اس پر پوری توجہ دینے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے خام یورینیم کیلئے آسٹریلوی حکومت سے درخواست کی کیونکہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے آسٹریلوی حکومت نے بھی فیاضی کا ثبوت دیا اور ایک ٹن خام یورینیم بھیج دیا۔ پھر مادام کیوری پوری تندہی سے اپنے تجربات میں مشغول ہو گئی۔ یہ کام آسان نہیں تھا جیسے جیسے وقت گزرتا گیا۔ یورینیم کا ذخیرہ بھی ختم ہوتا گیا لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔ ایک دن مادام کیوری نے دیکھا کہ اس کی انگلیوں سے برقی لہریں نکل رہی ہیں جس سے لکڑی اور پتھر کے اندرونی حصے بھی نظر آ رہے ہیں۔ مادام کیوری نے اس نئی قوت

Digitized by khalafat Library Rabwah

کا نام اپنے وطن پولینڈ کے نام پر "پلانونیم" رکھا
مادام کیوری نے سمجھا کہ اس کی تحقیق مکمل ہو چکی ہے لیکن جب یہ دیکھا کہ خام یورینیم سے پلاٹونیم نکالنے کے بعد جو کچھ باقی بچا ہے اور اس میں ایک اور بڑی طاقت موجود ہے تو وہ اس طاقت کی اصلیت معلوم کرنے کے لئے ایک بار پھر تحقیقات میں مصروف ہو گئی۔ آخر کئی سال کے بعد ایک ٹن خام یورینیم سے صرف ایک مٹھی بھر چیز حاصل ہوئی جو اصل میں ریڈیم تھا اور یہی ریڈیم تھا جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ ریڈیم سے روشنی کی جو شعاعیں نکلتی ہیں ان کی رفتار ۱۸۶,۰۰۰ میل فی سیکنڈ ہے شروع میں یہ ڈر لگا کہ ریڈیم کے اجزاء کچھ عرصہ میں ختم ہو جائیں گے لیکن جب حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ ریڈیم کا ایک اونس (یعنی ۲½ تولہ) ختم ہونے میں ایک لاکھ سال کا عرصہ درکار ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ایک اونس ریڈیم ہی کتنے عرصہ شعاعیں پھیلائے گی۔ مادام کیوری کو اس حیرت انگیز ایجاد پر ۱۹۰۳ء میں نوبل پرائز ملا۔ ریڈیم کی ایجاد سے نہ صرف پوشیدہ چیزوں کو دیکھنے کے امکانات پیدا کئے ہیں بلکہ اس سے بہت سے امراض کے علاج بھی دریافت ہو چکے ہیں۔ مرض کے خطرناک جراثیم کو ریڈیم کی ایک شعاع ہی ختم کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر سرطان کا علاج صدیوں کی کوشش کے بعد نہ مل سکا تھا لیکن ریڈیم کے ذریعے یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا۔
ریڈیم کو اگر اندھیرے میں رکھا جائے تو اس سے روشنی کی شعاعیں نکلتی رہتی ہیں بڑے بڑے کارخانوں میں بجلی کے بٹنوں پر ریڈیم سے کیا ہوا رنگ لگا دیتے ہیں تاکہ اندھیرے میں بٹن دیکھے جا سکیں بہت سی گھڑیوں کی سوئیوں پر ریڈیم لگا ہوتا ہے۔ مادام کیوری رہن سہن میں بڑی سادہ تھی۔ ریڈیم کی ایجاد نے بہت سے لوگوں کو امیر بنا دیا۔ لیکن اس کا موجد امیر نہ ہو سکا کچھ لوگوں نے مادام کیوری سے کہا کہ ریڈیم کو پیٹنٹ کرا کے دولت کمائیں۔ لیکن اس نے جواب دیا۔ "ہرگز نہیں۔ ریڈیم دنیا میں ایک عنصر ہے اس میں تمام انسان برابر کے شریک ہیں۔"

ہم احمدی طالب علموں کو بھی چاہیئے کہ ہم بھی مادام کیوری کی طرح انسانیت کی بے لوث خدمت کریں اور اسلامی تعلیم پر پابندی کر چلیں۔ آمین!

انگریزی ادویات ہر قسم

کنسٹرول ریٹ پر دستیاب ہیں

بہتر تشخیص

مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار، فیصل آباد

Digitized by khalafat Library Rabwah

اہم دینی معلومات

س: حضرت خالد بن ولیدؓ نے قبول اسلام کے بعد پہلی مرتبہ کس جنگ میں شرکت کی؟

ج: "سریہ موتہ" میں۔

س: "سریہ موتہ" میں مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین سپہ سالار شہید ہوئے۔ حضرت زید بن حارثؓ، حضرت جعفر طیارؓ۔ تیسرے سپہ سالار کا نام بتایئے؟

ج: حضرت عبداللہ بن رواحہؓ انصاری۔

س: مدینہ منورہ میں وفات پانے والے پہلے صحابی بتایئے کون تھے؟

ج: حضرت اسعد بن زرارہؓ

س: جس روز حضرت عمرؓ منصب خلافت پر فائز ہوئے اس روز آنحضرتؐ کے آزاد کردہ کس غلام نے وفات پائی تھی؟

ج: حضرت ابوکبشہؓ

س: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کے لئے طائف تشریف لے گئے تو کون سے صحابیؓ آپ کے ساتھ تھے؟

ج: حضرت زیدؓ بن حارثہ۔

س: آپ کیا ان صحابی کا نام بتا سکتے ہیں جن کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ حضورؐ نے ان کی کنیت رکھ دی؟

ج: صہیب رومیؓ

س: فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر کس صحابی نے خانہ کعبہ کی چھت پہ کھڑے ہو کر اذان دی تھی؟

ج: حضرت بلالؓ نے

س: ہجرت مدینہ کے موقع پر راستہ میں جو ستر آدمی ایمان لائے ان کا سربراہ کون تھا؟

ج: حضرت بریدہ اسلمیؓ

س: بیعت عقبہ ثانی میں سب سے پہلے کس صحابی نے بیعت کی تھی؟

ج: براء بن معرورؓ نے

س: بدر کے ان شہید کا نام بتایئے جنہوں نے وقت شہادت اپنے رخسار حضورؐ کے قدموں سے لگا دیئے تھے؟

ج: حضرت عمارہؓ بن زیاد۔

مرسلہ

(ابوالشہید عبدالرب غیور)

Digitized by khalafat Library Rabwah

لطیفے

ایک دیہاتی شہر گیا۔ وہاں جب اسے بھوک لگی تو اس نے کسی سے ہوٹل کا پتہ پوچھا۔ اس شخص نے ہوٹل کی بجائے عدالت کا پتہ بتا دیا۔ دیہاتی اندر چلا گیا۔ جج صاحب فرما رہے تھے۔

"آرڈر۔ آرڈر!"

دیہاتی فوراً بولا۔ "ایک پلیٹ قیمہ اور دو روٹیاں!"

(حمیرا قمر ناز۔ گوٹھ چوہدری نثار احمد سندھ)

ایک بچہ درخت پر چڑھ کر آم توڑ رہا تھا۔ مالی نے پکڑ لیا اور کان پکڑ کر بولا۔ "چل میں تجھے تیرے باپ کے حوالے کر دوں!"

بچہ نے جواب دیا۔ "ارے واہ، میرا باپ تو خود آم کے درخت پر چڑھا ہوا ہے۔"

---

(۱) ٹریفک سارجنٹ غصے سے "تم نے میرے اشارے پر کار کیوں نہیں روکی؟"

ڈرائیور: "جناب میں سمجھا کہ آپ مجھے سلام کر رہے ہیں۔"

---

(۲) ارشد: "اسلم یار سنا ہے تمہارے ماموں کا ڈیری فارم بڑا گندہ ہے۔"

اسلم: "غلط! بالکل غلط! وہ تو حفظانِ صحت کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ کیا بتاؤں یہاں تک کہ دودھ میں پانی ڈالنے سے قبل اسے بھی اچھی طرح ابال لیتے ہیں۔"

(فرح شہناز۔ میاں چنوں)

استاد: (شاگرد سے) B.A. کا کیا مطلب ہے؟

شاگرد: "جناب یہ ایک ڈگری ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ بیچلر آف آرٹ۔"

استاد: "شاباش! اچھا اب بتاؤ۔ B.Sc کا کیا مطلب ہے؟"

شاگرد: (جلدی سے) "جناب باٹا شو کمپنی۔"

(عبدالسمیع نور نگر فارم (سندھ)

○

ہمیشہ "تشحیذ الاذہان" کا مطالعہ کریں!

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجالس کی دوڑ

مجلس اطفال الاحمدیہ رجوعہ ضلع گجرات:

۲-۳-۴ ستمبر کو مجلس اطفال الاحمدیہ رجوعہ کی تربیتی کلاس ہوئی جس کے ہر روز دو اجلاس ہوا کرتے تھے۔ کلاس میں ۱۱ اطفال نے شرکت کی۔ ۱۱ اطفال نے ہی نماز باترجمہ سیکھ لی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو نظمیں بھی سب اطفال کو یاد کروائی گئیں جو یہ ہیں:-

(۱) "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے"

(۲) "قرب الٰہی"

اذان کا مقابلہ بھی ہوا۔ ریاض احمد اذان دینے میں اول آیا اسے ۲ روپے انعام کے طور پر دی گئی۔ بچوں کو نماز باترجمہ سکھانے کا کام چوہدری محمد مہدی مربی اطفال کے ذمہ تھا اور نظمیں یاد کروانا چوہدری بشیر احمد صاحب معتمد مقامی کے ذمہ تھا۔ ورزشی مقابلے بھی ہوئے۔ کبڈی والی بال رسہ کشی ریاض احمد۔ امتیاز احمد اول قرار پائے اور خاکسار نے دونوں کو ایک ایک کاپی انعام کے طور پر دی اختتامی خطاب خاکسار نے کیا اس طرح یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

صدر جماعت احمدیہ رجوعہ محترم چوہدری سرفراز خان نے تربیتی کلاس میں شامل اطفال کی دعوت کی اور تمام اطفال کو نماز باترجمہ یاد کرنے پر مبارکباد دی۔

(مرتبہ: صفدر احمد شمس قائد مجلس رجوعہ ضلع گجرات)

O

مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ (ضلع)

اس ماہ خاکسار نے پانچ دیہات کا دورہ کیا۔ یہ تمام دورے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت

Digitized by khalafat Library Rabwah

کامیاب رہے۔ الحمد للہ!

تمام مجالس کے اطفال اور قائد صاحب نے میرے ساتھ خوب تعاون کیا۔ ان مجالس کے بجٹ اور تجنید اور مکمل کروائی گئی۔ اور ساتھ ساتھ اطفال کے تمام کاموں کا جائزہ بھی لیا گیا۔ وقف جدید اور ماہانہ رپورٹ کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ان مجالس کو رپورٹ بھجوانے اور دوسرے کاموں کے متعلق مشورے دیئے گئے۔ خاکسار اور دو اطفال۔ عزیزم وسیم احمد کھوکھر سیکرٹری عمومی گوجرانوالہ اور بشیر احمد قریشی سیکرٹری مال ضلع و شہر گوجرانوالہ۔ صبح گوجرانوالہ شہر سے روانہ ہو کر ۱۰ بجے چک چٹھہ پہنچے۔ یہاں قائد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد اطفال کا بجٹ اور تجنید کی فہرست تیار کروائی گئی۔ اور اطفال سے نماز اور دینی معلومات کے متعلق سوال کئے گئے۔ جناب قائد صاحب نے بڑا تعاون کیا۔

اس کے بعد ہم پیرکوٹ ثانی روانہ ہوئے وہاں کے قائد صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہاں بھی اطفال کا بجٹ اور فہرست تجنید تیار کروائی گئی۔

یہاں سے مانگٹ اُچے روانہ ہوئے۔ نماز جمعہ ادا کی گئی۔ یہاں کوئی کام نہ کر سکے کیونکہ قائد صاحب موجود نہ تھے۔ جمعہ کی نماز کے بعد حافظ آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ تقریباً ۵ بجے حافظ آباد پہنچے۔ قائد صاحب کے گھر پہنچنے کے بعد کام شروع کیا۔ بجٹ اور فہرست تجنید مکمل نہ کروا سکے کیونکہ بارش شروع ہو گئی تھی۔ لہٰذا جماعتی کاموں پر ہی بحث ہوئی اور ان کو رپورٹ لکھنے کے متعلق اور دوسرے کاموں کے متعلق مشورے دیئے گئے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بجٹ اور تجنید جلد مکمل کر کے مرکز کو بھجوا دی جائے گی۔ رات کا کھانا قائد صاحب کے گھر پر ہی تھا۔ یہاں سے ۸ بجے روانہ ہوئے اور ۱۰ بجے شب واپس گوجرانوالہ پہنچ گئے۔ یہ تمام سفر سائیکلوں پر طے کیا گیا۔

۱۵ر ستمبر کو صبح خاکسار اور دو اطفال نے فیروزوالہ کا دورہ کیا۔ یہاں بھی بجٹ اور فہرست تجنید تیار کروائی گئی اور مختلف کاموں پر بحث ہوئی۔ خاکسار نے مختلف کاموں کے متعلق قائد صاحب کو مشورے دیئے۔ یہ سفر بھی سائیکلوں پر طے کیا گیا۔

اس کے علاوہ مجالس کی توجہ کے لئے ضلع میں پانچ خط بھی لکھے گئے۔ لیکن کسی مجلس کی طرف سے ابھی تک جواب موصول نہیں ہوا۔ دو خط مرکز کو لکھے گئے لیکن مرکز کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالباسط ناظم اطفال گوجرانوالہ ضلع و شہر)

○

Digitized by khalafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

۳۳ تینتیسواں سالانہ اجتماع

(منعقدہ ۴-۵-۶ نبوت ۱۳۵۶ہش / نومبر ۱۹۷۷ء بمقام ربوہ)

از: جناب منیر احمد جاوید منتظم اشاعت سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء

الحمد للہ! کہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تینتیسواں سالانہ اجتماع خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۴ نبوت ۱۳۵۶ہش (نومبر ۱۹۷۷ء) کو شروع ہو کر ۶ نبوت ۱۳۵۶ہش (نومبر ۱۹۷۷ء) کو بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اطفال کی رہائش و مقام اجتماع:

امسال اطفال الاحمدیہ کا اجتماع دفاتر انصار اللہ کے احاطہ میں گراسی پلاٹ میں منعقد ہوا۔ بیرون جات سے آنے والے اطفال کی رہائش کا انتظام، ایوان محمود اور انصار اللہ ہال میں تھا۔

اطفال کی آمد:

۳ نومبر سے ہی بیرونی مجالس سے آنے والے اطفال کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ ۴ تاریخ کو بکثرت اطفال ربوہ پہنچ گئے تھے کیونکہ جمعہ سے قبل اطفال کے اجتماع کی افتتاحی تقریب تھی۔ ربوہ کے مختلف محلہ جات کے اطفال صلِّ علیٰ کا ورد کرتے ہوئے مقام اجتماع میں پہنچے۔ امسال ۱۶۰ مجالس کے ۲۵۱۲ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

افتتاحی خطاب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ٹھیک ۱۱ بج کر ۲۵ منٹ پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم مہتمم صاحب کے ہمراہ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ تلاوت، وعدہ، اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بچوں کو اپنا مقام پہچاننے کی طرف توجہ دلائی اور اعلیٰ اخلاقی نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بچوں کو چاہیئے کہ وہ نماز کو سنوار کر اور باجماعت ادا کریں، ہمیشہ سچ بولیں۔ السّلام علیکم کو آپس میں رواج دیں۔ بڑوں کا ادب کریں۔ گالیاں دینے سے اجتناب کریں اور بُری عادتیں چھوڑ دیں۔ اسی طرح آپ نے اطفال کو چندہ وقفِ جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال کے لئے ایک لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا تھا۔ جس میں سے اس وقت تک صرف ۲۸ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ وقفِ جدید کا سال دسمبر کو ختم ہونے والا ہے۔ اطفال کو چاہیئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کی یہ خواہش پوری کریں اور ایک لاکھ روپیہ چندہ وقفِ جدید جمع کر کے اپنے آقا کی خدمت میں پیش کریں۔ تقریب کے بعد محترم صدر صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد محترم مہتمم صاحب اطفال نے اجتماع کے سلسلہ میں بچوں کو ہدایات سے نوازا۔

اس کے بعد اطفال دارالضیافت میں کھانا کھانے کے بعد نمازِ جمعہ و عصر کی ادائیگی کے لئے مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ جمعہ کے بعد اطفال مسجد اقصیٰ میں ہی ٹھہرے اور تین بجے خدام کے اجتماع کی افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام و اطفال کو خطاب سے نوازا۔

تقاریر علمائے سلسلہ:

اجتماع کے پہلے روز نماز مغرب و عشاء کے بعد محترم محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ امریکہ نے "امریکہ میں تبلیغ اسلام اور احمدی بچوں کے دلچسپ واقعات" کے موضوع پر پچیس منٹ تک اطفال سے خطاب فرمایا اور امریکن احمدیوں بالخصوص احمدی بچوں کی اسلام اور احمدیت سے محبت اور جان نثاری اور فدائیت کا ذکر فرمایا۔

اجتماع کے دوسرے روز نمازِ فجر کے بعد مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر نے درس قرآن دیا۔

اجتماع کے تیسرے روز نمازِ فجر کے بعد مکرم مولانا صوفی محمد اسحٰق صاحب نے درسِ حدیث دیا۔

تینوں بزرگوں نے اپنے خطابات میں اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

Digitized by khalafat Library Rabwah

علمی مقابلہ جات:

اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوئے:۔

مشاہدہ و معائنہ، تلاوت قرآنِ پاک، حفظ قرآن پاک، عام معلومات (زبانی)۔ نظم خوانی، حفظِ نظم، مقابلہ تقریر، آذان، مضمون نویسی، پیغام رسانی اور مقابلہ امتحان وظیفہ۔

مندرجہ بالا تمام علمی مقابلے۔ اطفال کے ذوق وشوق اور مقابلوں میں حصہ لینے کی خواہش پوری کرنے کے لئے ابتدائی علمی مقابلے ہوئے۔ جن میں تمام اطفال کو اپنی مرضی سے حصہ لینے کی اجازت تھی۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والے اطفال میں فائینل مقابلوں کے لئے انتخاب کیا گیا اور منتخب ہونے والے اطفال کا اعلان اسی شب کر دیا گیا اور نوٹس بورڈ پر اُن کے نام آویزاں کر دیئے گئے۔

فائینل مقابلوں کے نتائج حسب ذیل ہیں:۔

مقابلہ تقریر معیار کبیر:

- اوّل : امان اللہ۔ گولیکی ضلع گجرات
- دوم : نصیر احمد قریشی۔ گوجرانوالہ شہر
- سوم : سلطان احمد مبشر۔ دارالصدر شرقی ربوہ
- حوصلہ افزائی: منور احمد ہاشمی۔ کراچی شہر

مقابلہ تقریر معیار صغیر:

- اوّل : محمود احمد چوہدری۔ حلقہ مسجد مبارک ربوہ
- دوم : محمود احمد سا ہیوال شہر
- سوم : طاہر محمود۔ راولپنڈی شہر

مقابلہ مضمون نویسی:

- اوّل : شیخ منیر احمد۔ شیخوپورہ شہر
- دوم : رفاقت احمد کوئٹہ شہر
- سوم : محمد عثمان۔ بشیر آباد
- حوصلہ افزائی: سلطان احمد مبشر۔ دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

مقابلہ نظم خوانی (معیار کبیر):

- اوّل: سلطان محمود - ناصر ہوسٹل ربوہ
- دوم: محمد نصر اللہ - دارالبرکات - ربوہ
- سوم: رفاقت احمد - کوئٹہ شہر

نظم خوانی (معیار صغیر):

- اوّل: رشید احمد - گوجرانوالہ شہر
- دوم: منصور احمد چاند - دارالیمن غربی ربوہ
- سوم: محمد محمود - ساہیوال

تلاوت قرآن کریم (معیار کبیر):

- اوّل: محمد امجد عارف - ناصر ہوسٹل ربوہ
- دوم: محمود احمد شاہ - بورڈنگ ہاؤس ربوہ
- سوم: رفاقت احمد - کوئٹہ شہر

تلاوت قرآن کریم (معیار صغیر):

- اوّل: نصیر احمد قریشی - گوجرانوالہ شہر
- دوم: کلیم اللہ - گوجرانوالہ شہر
- سوم: اختر احمد - راولپنڈی شہر

مقابلہ حفظ قرآن (معیار کبیر):

- اوّل: عارف اللہ - سانگلہ ہل
- دوم: کلیم اللہ - گوجرانوالہ شہر
- سوم: محمود احمد شاہ - بورڈنگ ہاؤس - ربوہ

مقابلہ حفظ قرآن (معیار صغیر):

- اوّل: رفاقت احمد - کوئٹہ شہر
- دوم: محمد محمود - ساہیوال
- سوم: رشید احمد - گوجرانوالہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

مقابلہ عام معلومات:

- اوّل: جعفر حسین - ڈرگ روڈ کراچی
- دوم: مبشر احمد - دارالبرکات ربوہ
  طارق محمود - کراچی
- سوم: سلطان احمد مبشر - دارالصدر شمالی ربوہ

مقابلہ پیغام رسانی:

- اوّل: مجلس کھاریاں (ممبران ٹیم - ظفر محمود، وحید احمد، مغفور احمد، ارشد محمود)
- دوم: دارالذکر لاہور (ممبران ٹیم - عبدالماجد، محمد انور، منعم نعمان، شاہد نصر اللہ)
- سوم: ساہیوال شہر (ممبران ٹیم - ندیم الحق، اعجاز احمد، داؤد احمد، مہد منظور)

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ:

- اوّل: منصور احمد انجم - دارالصدر جنوبی ربوہ
- دوم: طارق محمود بدر - عزیز آباد کراچی
- سوم: رؤف تنویر - کھاریاں

مقابلہ حفظِ نظم:

- اوّل: مہدی علی بشیر الدین قمر - دارالرحمت غربی ربوہ
- دوم: رفاقت احمد - کوئٹہ شہر
- سوم: نصر اللہ احمدی - سیالکوٹ شہر

مقابلہ اذان:

- اوّل: نصر اللہ احمدی - سیالکوٹ شہر
- دوم: محمود احمد شاد - بورڈنگ ہاؤس ربوہ
- سوم: رفاقت احمد - کوئٹہ شہر

مقابلہ امتحان وظیفہ:

- اوّل: مہدی علی بشیر الدین قمر - دارالرحمت غربی ربوہ
- دوم: سلطان احمد مبشر - دارالصدر شرقی ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

ورزشی مقابلہ جات :

اجتماع کے موقعہ پر مختلف ورزشی مقابلے ہوئے جن کے نتائج حسب ذیل ہیں :-

مقابلہ رسہ کشی :

- اوّل : محمود بلاک
- دوم : ناصر بلاک

مقابلہ فٹ بال :

- اوّل : محمود بلاک
- دوم : ناصر بلاک

مقابلہ کبڈی :

- اوّل : محمود بلاک
- دوم : ناصر بلاک

مقابلہ دوڑ ۱۰۰ گز (معیار کبیر) :

- اوّل : شاہد پرویز ۔ دارالصدر غربی ربوہ
- دوم : نعیم انور ۔ دارالعلوم غربی ربوہ

دوڑ ۱۰۰ گز (معیار صغیر) :

- اوّل : شاہد احمد ۔ فیکٹری ایریا ربوہ
- دوم : وسیم احمد قریشی ۔ گوجرانوالہ شہر

کلائی پکڑنا :

- اوّل : نعیم انور ۔ دارالعلوم غربی ربوہ
- دوم : عبدالمجید ۔ احمد نگر
- سوم : آصف محمود ۔ چک ۹۹ پنیار، سرگودھا۔

مقابلہ دوڑ تین ٹانگ :

- اوّل : سعید احمد اختر ۔ طاہر اقبال ، فیکٹری ایریا ۔ ربوہ
- دوم : داؤد احمد ، منور احمد ۔ دارالعلوم غربی ربوہ

جھنڈا دوڑ : (اس میں تین تین اطفال پر مشتمل ٹیمیں شامل ہوئیں) :-

- اوّل : شاہد پرویز ، نعیم انور ۔ پرویز اقبال ، ربوہ
- دوم : عبدالمومن ، ظفر مصطفیٰ ، منور احمد ۔ ربوہ

Digitized by khalafat Library Rabwah

سوم: وحید اختر، طاہر افضال، خالد اقبال - ربوہ

ثابت قدمی (معیار کبیر):

- اوّل : محمد اشرف - دار النصر غربی ربوہ
- دوم : پرویز اقبال " "
- سوم : نثار احمد اختر دار الرحمت ربوہ

(معیار صغیر):

- اوّل : بشیر احمد خالد - ناصر ہوسٹل ربوہ
- دوم : مسعود احمد - دار الرحمت شرقی ربوہ
- سوم : بشارت احمد - فیصل آباد

اونچی چھلانگ:

- اوّل : ساجد محمود - چک نمبر ۹ پنیار
- دوم : محمود احمد - دار الرحمت وسطی ربوہ
- سوم : گلزار احمد - چک ۹ پنیار

لمبی چھلانگ:

- اوّل : عرفان احمد - سیالکوٹ شہر
  فہیم انور - دار العلوم غربی ربوہ۔
- دوم : پرویز احمد - چک ۹ پنیار
- سوم : ندیم احمد - سیالکوٹ شہر

تقسیم انعامات و اختتامی تقریب:

اجتماع کے آخری روز یعنی ۶ نومبر کو گیارہ بجے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم مہتمم صاحب اطفال نے مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے تقسیم انعامات سے قبل آپ نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے تین سال کے وقفہ کے بعد ہمیں اطفال کا اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ محترم صدر صاحب مجلس نے اختتامی خطاب میں بچوں کو جن باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی ان کا اعادہ فرمایا اور نئے سال سے نئے عزم۔ جوش

Digitized by khalafat Library Rabwah

اور ولولہ سے کام کرنے کی تلقین فرمائی ۔ اور دعا کے ساتھ ہمارا یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد محترم مہتمم صاحب اطفال کی نگرانی میں تمام اطفال مختلف گروپوں کی صورت میں وقفہ وقفہ کے ساتھ بالترتیب لاشوں میں ناظمین و منتظمین اطفال کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے مقام اجتماع میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب سننے کے لئے گئے ۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران سال کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے پر مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کو علم انعامی اور مجلس ڈرگ روڈ کراچی اور دارالذکر فیصل آباد کو دوم اور مجلس عزیز آباد کراچی کو سوم آنے پر اسنادِ خوشنودی عطا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد یہ اجتماع جو کئی برکتوں اور رحمتوں کا حامل تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً !

انتظامیہ

- منتظم اعلیٰ سالانہ اجتماع ———— مکرم مہتمم صاحب اطفال
- " مقام اجتماع ———— مکرم ملک محمد اعظم صاحب
- " بیرون ———— مکرم بشارت احمد محمود صاحب
- " نظم و ضبط ———— " محمد ادریس صاحب
- " علمی مقابلہ جات ———— " جمال الدین صاحب شمس
- " ورزشی مقابلہ جات ———— " مبارک احمد صاحب ناصر
- " خوراک ———— " نصیر احمد صاحب قمر
- " رہائش ، صفائی و آب رسانی ———— " چوہدری بشیر احمد صاحب
- " نمائش ———— " ناصر احمد صاحب صدیقی
- " روشنی ———— " سید حسین احمد صاحب
- " لاؤڈ سپیکر ، سٹیج و اوقات ———— " حبیب اللہ صاحب احمدی
- " طبی امداد ———— " محمد اشرف صاحب عارف
- " اشاعت ———— " منیر احمد صاحب جاوید
- " انچارج دفتر ———— " محمد صالح صاحب زاہد

Digitized by khalafat Library Rabwah

The TASH-HEEZ-UL-AZHAN Rabwah
Editor : MOHAMMAD SHAFIQ QAISAR

Regd. No. L 7128 Nabuwwat 1356 – November 1977

Digitized by khalafat Library Rabwah

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

✦✦✦✦✦✦

احمدی بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں

"میں آج احمدی بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کردو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔ کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔۔۔۔ اسیطرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچونکو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 1966ء)

ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ۔ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں"

"تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 1966)

Tittle Printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.